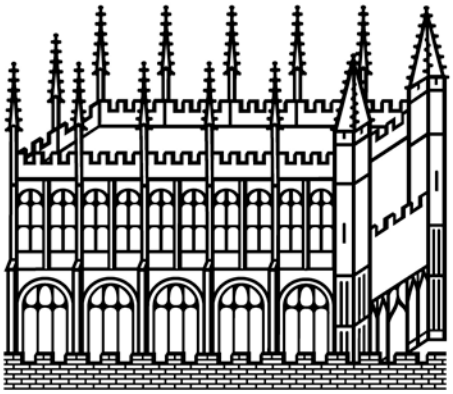

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





جرم کو ظاہر کر دیتا ہے دو شخص باہم ایک دوسرے کو کسی چیز کا چور کہتے تھے بہ سبب نہونے
کسی شہادت کے فیصلہ دشوار ہوا جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے حضور یہ قصہ
پیش ہوا حضور نے جلاد سے علیحدہ سمجھا دیا کہ میرے حکم پہ تلوار میان سے کھینچکر دوڑنا مگر مارنا
نہین تب اون دونون کو حکم دیا کہ تم دونون اس کھڑکی سے سر نکالو جب سر نکالا آپ نے
جلاد سے حکم دیا کہ چور کا سر کاٹ لو جو ہین جلاد شمشیر برہنہ طرف کھڑکی کے جھپٹا چور نے اپنا سر
اندر کھینچ لیا حضور نے فرمایا کہ بیشک چور یہی ہی جسکو خوف سر کاٹنے کا آگیا نکتہ گھبراہٹ مین
عقل جاتی رہتی ہی ایک شخص ہوشیار بہت سی زبانین بخوبی جانتا تھا ملکو مین پھرا کرتا کسی سے
اپنا زادبوم نہ بتاتا کوئی معلوم نکرتا کہ کس ملک کا یہ آدمی ہے جب ملک عرب مین گیا ایک
عاقل نے تجویز کیا کہ جب یہ بیخبر سوتا ہوا سکے سرہانے بندوق سر کر دو اوس آواز کی گھبراہٹ مین
اپنی اصل زبان بول اوٹھیگا جب ایسا کیا گھبرا کر یہ کینا اوٹھا کہ کیا ہی کیا ہی پہچانا گیا کہ مردم ہندی ہے
فقط تم التحریر لہذا التسطیر سنہ الٰہی چنان کن سرانجام کار کہ تو خوشنود باشی و من رستگار فقط

خاتمۃ الطبع

خدا کا احسان ہے کہ اندنون نسخہ لاثانی نکات احسانی جس مین طرح طرح کے نکتے
نئے نئے لطیفے ہین نوع تصنیف مین فرد ہے اور کتاب اسکے آگے گرد ہے قل و دل
نسخہ کی بدل ہی مولفہ سرآمد اذکیا اشرف الاصفیا بوعلی دہر جالینوس عصر واقف رموز خفی و جلی
حکیم احسان علی مغفور جنکی تصنیفات مشہور ہین معروف نزدیک و دور ہین مطبع
فیض مطلع جناب ذی مروت و اخلاق مشہور آفاق رئیس ذی اقتدار جناب آقای نامدار منشی نول کشور
مالک مطبع اودھ اخبار ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۹۷ ہجری مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۸۰ع مین چھپکر
طیار ہوا مشتاقون کا رفع انتظار ہوا شایقین تشریف لائین خریدفرمائین مرنہ بہت جلد
بک جائیگا پھر بجز افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا وما علینا الا البلاغ فقط

کچھہ روز مین سامان غذا صرف ہوگیا موت کا مقابلہ پڑا تا خدا نے کہا کہ اگر ان سب مین سے ایک آدمی اپنی جان سی صبر کری تو شاید جہاز کی رہائی ہوی وہ تدبیر یہ ہی کہ اس پہاڑ پر طیور عظیم الجثہ رہتی ہین ایک آدمی یہانسے آگ لیکر پہاڑ پر جاوے لکڑیان اکجا کرکے قریب شام کی جلا دیوے آگ دیکھکر سب چڑیان اوڑینگی اونکی پرونکی ہوا سے جہاز اس حصار سی نکل جاوی گا دوست حقیقی قاضی صاحب نے بامید رہائی جہاز اور اپنے دوست قاضی صاحب کی یہ خوشی قبول کرکے ایسا ہی کیا جہاز تو نکل گیا یہ غریب تنہا شب تاریک مین پہاڑ کی جنگل مین باندیشہ موت بیٹھہ رہا ایک بزرگ سبز پوش ہاتھہ مین رکابی پلاؤ کی اور ایک کوزہ پانی لیکر پہونچی اوسکو کھلایا پلایا اور تسکین کی باتین کرکی ایک چراغ دیا اور فرمایا کہ دیکھو وہ چند آدمی جو چراغکے پاس بیٹھی ہین وہانسے یہ چراغ روشن کرلینا اونھین کی پاس تم بھی بیٹھہ رہنا راہ مین صرف ایک نالی ملیگی اوسکا پانی زور شور سے جاتا ہے مگر کم عرض ہی تم پھاند جانا یہ کہکر بزرگ تشریف لیگئے یہ شخص نالی پھاندکر جب چراغکے پاس پہونچا اپنی ماں بہن کو پہچانا اسکو اس تعجبات سے عالم بیہوشی ہوگیا جب ہوش مین آیا سب حال کہا قاضی صاحب بعد چند مہینے کے تشریف لائی اولاً اوسکے مکان پر خبر رسانی کو تشریف لے گئے اپنے دوست کو وہان پاکر ازبس خوش ہووے آپس مین کوائف ماضیہ کا بیان ہوا اپنی جان کھوکر دوسرونکی جان بچانے سے اللہ تعالے نے اوسکی بھی جان بچائی اور کس آسانی سے گھر پہونچا دیا نکتہ محبت نے کس کس خوبی سے اپنا ظہور دکھلاتی ہے ملک عرب مین دو عورتین ایک مکان مین ایک ہی وقت بچہ جنین ایک سے بیٹا ہوا دوسری سے بیٹی چونکہ بیٹا سب کو محبوب ہوتا ہی دونون دعوی کرنے لگین کہ میرا بیٹا ہے بہ سبب نہونے کسی گواہ کے تصفیہ مشکل ہوا جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضور معاملہ پہونچا آپ نے حکم دیا کہ بیٹے کو پھاڑ کر دونونکو آدھا آدھا دے دیا جاوے جس عورت کا بیٹا تھا فوراً رو کر چلا اوٹھی کہ حضور لڑکے کو نہ چیرین دوسری عورت کو دیدیوین آپنے فرمایا تحقیق تیرا بیٹا ہے تو لیجا کہ محبت مادری تجھسے جوش کی نہ اوس سے نکتہ خوف دلی خود ہی

کہ انسان ضعیف البنیان آپ سے بادشاہ حیوانکے ساتھہ احسان کرے آپ چلین مجھے
ویسا ہی دکھلاوین تو یقین کرون شیر جاکر اپنی شجاعت احمقانہ سے کٹہرے مین گھسگیا
سادہ دل پہونچکر بند کرنے لگا لومڑی نے کہا اگر مضبوط باندھنے مین ذرہ بھی تفاوت
ہوگا تو ہرگز مجھسے انصاف نہو سکے گا جب شیر کو مضبوط بند کرالیا سادہ دل سے کہا
کہ نیکی کرنا بہت اچھا ہی مگر ایسے بد کے ساتھہ نہین اور نتیجہ نیکی کا نیک ہی تو تمکو ملا آپ اپنی
راہ لیجیے نکتہ دو بکریون کو ایک روٹی میراث مین ملی بالاتفاق نکرانی کرتی تھین وقت
ضرورت کا سرمایہ رکھتی تھین تاثیر زمانہ سے اکدلی باہم جاتی رہی اپنا اپنا حصہ جدا کرلینا
چاہا آپس کی تقسیم پر اعتماد نکیا اپنی قوم کے فیصلہ پر راضی نہوئین غیر جنسون مین منصف
ڈھونڈھا بالآخر بندر مین خصائل انسانی وحیوانی دونون دیکھکر اوسکے انصاف پر اتفاق
کیا اوسنے بخوشی خاطر واکراہ ظاہر اس کام کو قبول کیا مگر کہا کہ اس کام کی انجام دہی مین
اپنی تلاش معاش سی معذور رہونگا کچھہ مجھی اجرت اس انصاف کی دینا قبول کرو بکریون نے
اپنی ہوشیاری سی کہا کہ دو حصہ برابر کرنے سے جو کچھہ بڑھی وہ اجرت انصاف مین لی لو بندر نے
روٹی کے دو ٹکڑے کرکے میزان عدل پر رکھا ایک حصہ کچھہ زیادہ نکلا تب کہا کہ بموجب اقرار
کے جسقدر زیادہ ہی اوسکو اجرت مین لیتا ہون یہ کہکر ایک منھہ ایسا مارا کہ جو حصہ زیادہ تھا
وہ کمی ہوگیا تب دوسرے حصے پر منھہ لگایا وہ اس سی بھی کم ہوگیا ایسا ہی برابر کرتی اور
زیادتی دفع کرتے تمام روٹی اپنی منھہ مین رکھہ لی اوراون متخاصمین کو رخصت دی فریقین اس
انصاف پر بھی خوش ہوچلین کہ حاکم نے کھالیا تم نے تو نہ پایا نکتہ اللہ تعالی فی زبان ایک
اور کان دو پیدا کیے پس چاہیے کہ ایک بات کہے اور دو بات سنے نکتہ ایک قاضی صاحب
معہ اپنے دوست حقیقی کے حج کو گئے تھے پلٹنے کی وقت اتفاقاً جہاز ایسے مقام پر جاتا رہا
جہان ہر طرف سے پہاڑ کا حلقہ تھا صرف وہی راہ تھی جدھر سی جہاز جاپہنچا ناخدا نی جواب دیا
کہ اس حلقہ مین ہوا نہین آتی یہانسے کسی جہاز نے نجات نہین پائی اب ہم سب کی موت آئی

فرق آتا ہے بخوف خدا گریہ کرتی ہون اسنے اپنا حال مطابق پایا صبح کو حضرت سی بھی حال عرض کیا
حضرت نے اوسکو بلوا کر انکے سپرد کیا فرمایا اب تجھے شعر کا امتحان ہوگیا یا نہین قدمون پر
گرا اور بیعت کی نکتہ ایک امیر نے اپنا باغیچہ درست کرنیکو چند قبرین غربا کی کھود ڈالنے کا
حکم دیا ایک قبر مین جب پھاڑوا لگا رو زن ہوگیا تو جنازہ عورت کا تازہ نظر آیا اور جھاڑ چنبیلی کا
اوسپر پھیلا ہوا ہزارون پھول تازہ نکلے ہوی تمام میدان معطر ہوگیا امیر کو اطلاع ہوئی تحقیقات
سے معلوم ہوا کہ فلان زن حجام کی قبر ہی اوسکا شوہر ضعیف زندہ تھا اوسکو طلب کرکے کہا کہ
تمھاری زوجہ کا حال مردگی تو ظاہر ہے مگر زندگی کا حال اور افعال اوسکا بیان کرو اوسنے کہا کہ
نہایت خوبصورت تھی کبھی اوسکی عصمت مین فتور نہین آیا تھا اور مین نامرد محض تھا مگر اکثر
میری دھوتی دھوکر پھیلا دیتی تھی جب مینے پوچھا کہا تمھاری عیب پوشی مجھپر ضرور ہی نکتہ
ایک آدمی نے شیر پر قابو پایا کٹہرہ مین بند کرکے جنگل مین رکھدیا کہ شدت بھوکھ سی آپ ہی
مرجائیگا ایک سادہ دل اودھر جا نکلا شیر کی الحاح وزاری پر رحم کرکے کھول دیا شیر نے بارادہ
کھانیکے اوسے داب لیا اوس بیچارے نے کہا مینے تیری ساتھ نیکی کی تو میرے ساتھ بدی کرتا ہے
شیر نے کہا ایسا ہی چاہیے مین اور ونسے بھی تصدیق کرادیتا ہون درخت نزدیک سی پوچھا
اوسنے کہا کہ نیکی کا بدلہ بدی ہے مین مسافرون پر سایہ کرتا ہون چلتے وقت میری ڈال توڑ لیتے
ہین کہ آگے منہ پر سایہ کرینگے راہ سی پوچھا اوسنے کہا میرے سبب سے مسافر منزل مقصود کو
پہونچتے ہین مگر میرے ہی اوپر بول وبراز کرتے ہین سادہ دل نے کہا بیشک دو گواہ آپکی تصدیق
کرتے ہین اب کسی تیسرے سے حکم سنا چاہیے دونون اٹھ چلے تھوڑی دور پر ایک لومڑی نظر آئی
شیر نے جانا کہ یہ ہمیشہ میرا پس خوردہ کھاتی ہی میرے مناسب حکم دیگی لومڑی نے دیکھا کہ آدمی
جیتے جی شیر کے ساتھ ہے خدا خیر کرے بھاگنے کا ارادہ کیا شیر نے للکارا کہ کھڑی رہو تجھسے کچھ
کہنا ہی اوسنے باواز نرم کہا کہ آپکی ہیبت سے میرا دل پانی ہوا جاتا ہی جو کچھ فرمانا ہو دور ہی سے
ارشاد کیجیے اوسنے سارا ماجرا بیان کیا لومڑی نے کہا کہ لونڈی کے خیال مین ہرگز نہین آتا

چلنے کی نہین ہے اس سبب سی گھوڑے پر چڑھتا ہی آج اوسکو تبسر افاقہ تھا اسواسطے
کبوتر مردہ اوٹھالیا تھا جب تم سے مل گیا اوسکو دفع کردیا نکتہ ایک عابد کا معمول تھا
کہ راتکو ہمیشہ ایک رنڈی بلواتے اور ایک گھڑا شراب منگواتے جب معمولی کامونسی فراغت
پاتی خوابگاہ مین جاتے رنڈی سی فرماتے کہ تمام شب کی اجرت تمھاری دیچکا ہون تم تسبیح ہاتھہ
مین لو کلمہ اور درود پڑھو جب نیند آوے سو رہو اور شراب کو ناقص جگہہ پھینک کر آپ
تمام رات عبادت کیا کرتے بعد چندے یہ دستور ظاہر ہوگیا تب اوسسے پوچھا گیا فرمایا کہ
مجھے قدرت نہین ہی کہ سب بندگان الٰہی کو گناہون سی محفوظ کرون اور سب میخانون کو برباد
کردون اسیقدر طاقت ہی کہ ایک رنڈی کو جسکے سبب سی دوسرا بندۂ خدا بھی گنہگار ہوتا
ایک شب بچا دیتا ہون اور ایک گھڑا شراب جس سے چند بندگان خدا گنہگار ہوتے برباد
کردیتا ہون نکتہ ایک شخص کو شوق درویشی پیدا ہوا اس شعر کے امتحان پر طبیعت
مصروف ہوگئی ؎ بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید کہ سالک بیخبر نبود
زراہ و رسم منزلہا ۔ نامور درویشونکی خدمت مین جاتا اور یہی تمنا کرتا آخر ایک درویش نے
فرمایا کہ خانقاہ مین ٹھہرو کبھی معلوم ہوجائیگا جب حضرت کو موقع معلوم ہوگیا طلب کرکے
ایک روپیہ دیا کہ چکلہ مین جاؤ جو کسبی پسند آوے اوسکو یہ اجرت دو اوس سی ملاقات کرو
اگرچہ ناگوار ہوا مگر بعد فراغ نماز عشا کے گیا ایک عورت بحال ذلیل پسند آئی کسبی دیمری
کسبی کی حکم مین تھی اوسکو وہ روپیہ دی کر اوس سی خلوت کی وہ تمام شب رویا کی نوبت
گفتگو کی نہ پہونچی صبحکو سب حال شاہ صاحب سی عرض کیا آپ نے فرمایا کہ آج پھر جانا
اور ایک روپیہ اور لیجانا اوس عورت کو رونی سے باز رکھکر کچھہ گفتگو کرو جب ایسا اتفاق ہو
اوسسے بیان کیا کہ فلان شہر کے رہنے والے فلان شخص کی منکوحہ ہون شوہر میرا سفر کو گیا
آج تک اوسکا پتہ نہین ہی فاقہ کشی سے تنگ ہوکر اس کسبی کی خدمت اختیار کی کھانا کپڑا
دیتی ہے کسی مرد نے کبھی مجھپر نظر بد نڈالی اب تم نے مجھہ ذلیل کو پسند کیا میری عصمت مین

کہ چھت نیچی ہوگئی یا زمین بلند ہوگئی اور شاہزادہ اوس بلندی پر متنبہ نہوا آخون نی بادشاہ سی
عرض کیا کہ مین دونونکو بدل پڑھاتا ہون مگر ظہور اوسکا بہ قدر اونکی عقل کے ہوتا ہے
بادشاہ سکوت کر کے چلا گیا نکتہ عرب مین ایک شخص توانا سالار قافلۂ رہزنون کا تھا
قافلہ تاجرون کا لوٹ کر تھوڑے فاصلہ پر انتظام مال مغروتہ کرنے لگا ایک تاجر قرآن شریف
پڑھنے مین مصروف تھا آیات قرآن مجید کی جس مین افعال ذمیمہ کا وعید ہے سالار قافلہ کی
کان مین پہونچین فوراً خوف خدا آیا اور توبہ کی اور تاجر سے کہا کہ تیرا سب اسباب پڑا ہے
اوٹھا لینا یہ کہکر چلے گئے اور لوگونکا مال جو لوٹا تھا واپس کرنا اور قصور معاف کرانا شروع
کیا سب مال خانگی اوسکا صرف ہوگیا ایک شخص خلاف مذہب کے چھہ سو دینار کہ لوٹے
تھے دینا باقی رہے اوسکے پاس حاضر ہوکر کہا کہ چھہ سو دینار تیرے لوٹے تھے اب مین مفلس
ہون دینے قابل نہین مجھسے کچھ مدت تک غلامی کرالو دینار ین اپنی عفو کرو اوسنے انکار کیا
جب سالار کی افتادگی زیادہ دیکھی کہا چھہ سو ٹھیکری تھیلی مین بھر کے مجھسے کہدو کہ اپنی
دینار ین لو مین اس حیلے سے البتہ عفو کرونگا سالار نے ایسا ہی کیا مگر اوسنے جب
تھیلی کھولی تب چھہ سو دینار نکلے اوسنے سالار سے کہا کہ مین تمھارے مذہب اور توبہ کی
صداقت دیکھتا تھا بالآخر مذہب اسلام کو بدل حق جانا اور اونکی توبہ مین اثر کامل دیکھا
اونھین کے ہاتھہ پر توبہ کر کے دین اسلام مین داخل ہوگیا نکتہ ایک شخص ایک
درویش کی خدمت مین چند دینار براہ خدا دینے کو لایا آپ نے فرمایا کہ فلان رہگذر پر جاؤ دیکھو
جو کوئی پہلے تمکو ملے اوسے دیدو ایک شخص اچھے گھوڑے پر سوار ملا جرأت نہوئی کہ اوسکو
دینار ین دیوے پلٹ کر شاہ صاحب سے حال کہا آپ نے فرمایا کہ کل پھر جانا اوس روز
بھی وہی سوار ملا پھر بھی جرأت دینے کی نہوئی جب شاہ صاحب سے آکر کہا فرمایا کہ کل اوسیکو
دے دو تیسرے دن جب دینے لگا اونھون نے ہاتھہ بڑھایا اوسکی بغل سے دو کبوتر مردہ
گر پڑے اسنے آکر شاہ صاحب سے یہی حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اوسکے پیر مین قوت

تقدیر کے حوالے ؛ نزدیک عارفونکے تدبیر ہے تو یہ ہے ؛ طالب خام خیال نچہ کار ہو گیا
نکتہ ایک شخص نیکو خصال زاہد باکمال کی زوجہ بیمار شدید نی رات کو شوربا کی خواہش ہوی
اوسوقت کوئی سامان ہونا ممکن نہین تھا ایک مسلمان ہمسایہ کے گھر سے بوے
شوربا آتی تھی آپ نے بخاطر رنجور جاکر طلب کیا اوسنے کہا کہ یہ شوربا آپ پر حرام ہے
مجھے آج حلال ہے آپ خاموش پلٹ آئے کہ اگر اسوقت کچھ اعانت کرتا ہون تو
اوسکو پھر فاقہ رہیگا صباح چند دینار جو آپ نے بارادۂ خرچ سفر حج کے رکھے تھے
لیجا کر اوسکے حوالے کر دیے بعد ایام حج کے ایک بزرگ تشریف لائی اور فرمایا کہ مین حج سے
پلٹا تھا کہ ایک درخت کے نیچے سایے مین بیٹھا ایک بزرگ شکل اوس درخت سے
اوترے دوسرے بزرگ دوسرے درخت سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ کہو کسکا
حج اس دفعہ قبول ہوا اوسنے دو تین نامون کے ساتھہ آپ کا نام لیا کہ اوسکا حج
بدون آنے کے مقبول ہو گیا تب اوس سے آپ کا پتہ و نشان پوچھا اب مین اوسی
پتہ پر آپ کے اشتیاق ملاقات مین آیا ہون آپ نے اونکا نام پوچھا شیخ دانیال بتایا
اوٹھکر نماز شکرانہ کی پڑھی کہ مجھے وہی تمنا تھین ایک حج دوسرے آپ سے بیعت سو
خدا نے دونون میسر کر دین نکتہ ایک بادشاہ سے شکایت ہوی کہ آخون صاحب شاہزادہ
کو بدل تعلیم نہین فرماتے اور وزیرزادہ کی تعلیم اچھی کرتے ہین بادشاہ خود مدرسہ مین
تشریف لے گئے آخون صاحب سے شکایت کی اوسنے کہا آپ تشریف رکھین دونون
لڑکونکو اوس مکان سے علیحدہ کر دیا اور ایک تختہ کاغذ کا وزیرزادہ کے فرش نشستگاہ کے
نیچے رکھوا دیا اور ایک تختہ لکڑی کا شاہزادہ کے فرش نشستگاہ کے نیچے رکھوا کر دونونکو
بولا کر کہا کہ اپنی اپنی جگھہ بیٹھکر پڑھو وزیرزادہ نیچے اوپر دیکھتا تھا اور پھر کتاب دیکھتا
آخون صاحب نے پوچھا کہ تو نیچے اوپر کیا دیکھتا ہے عرض کیا کہ جب سے اس مرتبہ آکے
بیٹھا ہون بقدر دو بازت ایک کاغذ کے جوف مکان کا کم ہو گیا ہے دریافت نہین ہوتا

مصفی کہان لنگور کا گوشت خراب شیر نے چاہا کہ اگر اب بھی آدمی ہاتھہ آجاوی تو خوب ہی شیر نے
لنگور سی کہا کہ تو نے آدمی کی دشمنی اپنے ساتھہ دیکھہ لی اگر اب بھی تو اوسی پھینک دی تو مین تجھی
چھوڑ دون اوسنے قبول کر لیا شیر نے چھوڑ دیا لنگور درخت پر جا بیٹھا شیر نے کہا کہ اپنا وعدہ پورا کر
اوسنے جواب دیا کہ آپ ایسے زبردست کی پنجہ سی کبھی کوئی نہ چھوٹا ہوگا مگر مینے جو باوصف قابو
اور اختیار کی بدی نہ کی اوسی کی نتیجہ نیک سی چھوٹ آیا اب مجھسے کیونکر بدی ہوسکتی ہی شیر مایوس
ہوکر چلا گیا نکتہ ایک شہر کی قاضی مرتاض اور دیندار اور کاربراری خلائق مین مشہور تھی ایک
تاجر جسکا جہاز لاکھہ روپیہ مالیت کا ڈوب گیا تھا قاضی صاحب کی خدمت مین پہونچا عرض کیا
کہ اگر آپکی دعا سی میرا جہاز اور اسباب نکل آوی چہارم مال آپکی نذر کرونگا قاضی صاحب نی فرمایا معلوم
ہوا کہ تمھاری ملک مین قاضی رشوت خور ہین باران بی وقت برستا ہوگا زراعت خراب ہوتی ہوگی
خلق اللہ خوشحال نہتی ہوگی ایک ٹھیکری پر چند لکیر کھینچکر دی دی کہ جہان جہاز ڈوبا ہوا ڈال دینا
اور سمندر سی باواز بلند میرا سلام کہدینا مگر مال پانی پر ہان نشریف پھر نہ لانا کہ آپکی خوی بد ہان بھی
اثر کری تاجر نی ویسا ہی کیا جہاز نکل آیا سب مال بجنسہ ہاتھہ لگا مگر قاضی صاحب سی پھر ملاقات
نہونیکا افسوس تمام عمر رہا نکتہ ؎ اللہ بود یک الف دہی دو لام ✤ از ہی و دو لام جو محمد را نام ✤
وز بینہ الف علی را بطلب ✤ عاجز شدہ در کنہ کمالش او ہام ✤ قاعدہ زبردینہ یہ ہی کہ حرف مکتوبی کو
حرف ملفوظی کر کے لکھین اور اوسمین سی حرف مکتوبی خارج کر کے باقی حروف کی اعداد نکالین
اس طور پر لام ۳۱ لام ۳۱ ہی ۳۱ ل ل ہ کو خارج رکھا ۹۲ عدد ہوی اسی قدر عدد لفظ محمد کے ہین
الف ۱ اسیقدر عدد لفظ علی کی ہین نکتہ ایک شخص نی اس ارادہ پر کہ شاہ جی سی علم تسخیر و تدبیر
اکسیر حاصل کرنا چاہیے بہت دنون شاہ صاحب کی خدمت کی ایک روز شاہ صاحب نے
پوچھا کہ تمنے بہت خدمت کی کچھہ اپنا مطلب نہ کہا اوسنے بہ لجاجت تمام درخواست کی کہ آپ
دونون بات کی تدبیر مجھی بتلا دیوین آیندہ میری تقدیر ہی شاہ صاحب نی ایک پرچہ پر لکھدیا
؎ اخلاق جگ مین کرنا تسخیر ہی تو یہ ہی ✤ خاک اپنے دل کو کرنا اکسیر ہے تو یہ ہے ✤ سب کام اپنے کرنا

رات کو بیگم کے پلنگ پر جا لیٹا سونے کا بہانہ کیا بیگم فقیہ کی عقیدت مین خوشی سے سو گئی بادشاہ
نے تکیہ سے تعویذ نکالکر دیکھا یہ لکھا پایا ؎ ٹونا ٹوٹکا ٹامڑا بھول کر مت کوئی ۔ سائین کی سیوا کرو
آپوہی بس مان ہوئی ۔ بادشاہ اپنے خلاف مرضی اوسکا مضمون نہ دیکھکر دونون سے نہایت خفا
ہوا ناخوشی جاتی رہی فقط ٹونا الفاظ چند ہین ٹوٹکا اشیای چند ہین ٹامڑا افعال چند ہین کہ انہین
تینونکی ذریعہ سے افسون کیا جاتا ہی نکتہ شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو باوجود ترک دنیا اور
اختیار فقر کے لذت درویشی حاصل نہین ہوتی تھی قطب زمانہ نے ارشاد فرمایا کہ فلانی رہگذر پر لوگونکو
حقہ پلایا کرو مگر طبیعت پر غصہ نہ لانا ایسا ہی کیا کرتے تھے کہ ایک روز ایک مستانہ وا تشریف لائے
حقہ طلب کیا شیخ نی حاضر کیا آپنے چلم پھینک دی کہ ناقص لایا ہی ایسا ہی پانچ چھہ بار کیا تب شیخ کو
غصہ آگیا حقہ کو پھینک کر کہا کہ مین اچھا لاتا ہون آپ ہر بار اوسکو ناقص کہتے ہین مستانہ چلا گیا
جب قطب صاحب کی خدمت مین شیخ پہونچے آپنے فرمایا کہ وقت ہی پر غصہ آگیا جاؤ وہین پانی
پلایا کرو شیخ ویسا ہی کرنے لگے ایک روز ایک مست آیا پانی طلب کیا آپ نی مشکیزہ کندہی سے
لگایا پانی کٹوری مین پیش کیا مست نی لیکر پھینک دیا کہ ناقص ہی آپنے پھر دیا پھر پھینک دیا
جب پانچ چار بار ایسا ہی کیا تب شیخ نی عرض کیا کہ ایکبار غلطی کرینگا ہون اگر ہمشکیزہ پھینک
دیجیے گا تب بھی اف نکرونگا مست نی چھاتی سے لگا لیا نعمت سے معمور کر دیا فرمایا کہ بیعت ظاہری بھی
ضرور ہی اور چلا گیا فقط کہا جاتا ہی کہ حضرت خضر علیہ السلام تھے نکتہ ایک بزرگ عاقبت بین نی فرمایا
؎ سکندر آیا جہان نا پنا جو تا لب گور ۔ صدا یہ کان مین پہونچی زمین تربت سے ۔ بس اب بچھیے
گام و رسن سے پیمایش ۔ مساحت ہوگی یہان پر جریب قامت سے ۔ نکتہ ایک آدمی شیر کے
حملہ سے بھاگ کر ایک درخت پر چڑھ گیا اوسپر ایک زبردست لنگور بھی بیٹھا تھا شیر نی درخت کے
نیچے پہونچکر لنگور سے کہا کہ آدمی میرا بیرا دونونکا دشمن ہی اسکو نیچے پھینک دے کھا کر چلا جاؤن
لنگور نے ویسا نکیا شیر خاموش ہو رہا جب لنگور غافل ہوا شیر نے آہستہ آدمی سے کہا کہ لنگور کو
پھینک دے کھا کر چلا جاؤن آدمی نی ویسا ہی کیا شیر نے لنگور کو دبا لیا مگر کہان آدمی کا گوشت

بدل دیجیے تاکہ حاضرین وسامعین آپ سی بدظن ہون سبحان اللہ حضرت کی مزاج کو ذرہ بھی تغیر نہ ہوا اچھا روپیہ اوسکی طرف پھینک کر فرمایا کہ یہ کہکر الوعجب قدرت حق نمایان ہوئی کہ وہ عورت قابل فعل شنیعہ نرہی تمام عمر یہی کہا کی کہ یہ کہکر الو نکتہ مزا مظہر جان جانان کو ایک بی ایمان نے زخم تلوار کا پہونچایا ہر چند لوگون نے اوسکا پتہ پوچھا اسواسطے کہ انتقام کرین آپنے اس خیال سے کہ میرے تبلانے مین نفسانیت کا شمول ہی مجرد انتقام شرعی نہ رہیگا ہرگز نہ تبلایا اور یہ فرمایا ؎ قتل کی لذت کا کس مُنہ سے ادای شکر ہو ٭ حشر تک احسان قاتل کا مری گردن پہ ہے ٭ نکتہ اگر مرشد کامل نے ہاتھہ مضبوط پکڑا اور طالب صادق نے اوسکے دل مین جگہہ پائی تو یہ بھی طریقہ نجات ہی ؎ بڑونہ بوڑن دیت ہین جاکی پکڑی بانہہ ٭ جیسے لوہا ناو سنگ تیرت ہے جل بانہہ ٭ نکتہ اگر طبیعت راہ حق سے پھٹی رہی اور عبادت جو کرنا چاہیے نکی فسق وفجور مین مبتلا رہا اُسکو تعلیم وتلقین سی کچھہ فائدہ نہین ؎ چت پھٹ رہو انرس کیو چلونہ سمجھانے کوئی ٭ جیسے بنسی دودھہ کی متھے نہ ماکھن ہوئی نکتہ اگر پیر سب کسیار کامل ہی اور مرید کو تقرب واقعی حاصل ہے تو گرانی گناہونکی زائل ہی ؎ ہلکے کی سنگت مین کرو ہلکے ہو جای ٭ جیسے لوہ جہاج کا پانی پیاو ترای نکتہ راست بازی اختیار کرنا کجروی سی دور رہنا خوب ہی چوب شطرنج نام زد کا حال دیکھا چاہیے ؎ فرزین شاہ نہو سکے کت ٹیڑھی تاثیر ٭ اپنی سودھی چال سی پیادہ ہوت وزیر ٭ نکتہ لازم ہی کہ ہمیشہ خدا ورسول کی خوشنودی مین مصروف رہی کسی دوسریکی خوشی اور ناخوشی پر نظر نکرے ؎ کاکا ہوکی ان کرپا کاکا ہوکی سونہہ ٭ تو ہکو سودھی چاہیے سیتاپت کی جونہہ ٭ نکتہ کم مایہ آدمی سے خواہ دنیادار ہو یا دیندار بڑے کام کی امید رکھنا نہین چاہیے ؎ دیکھو اوچھے نین سی ہوت نہ بڑے کام ٭ مندھت گاڑنا بنے سوچوہا کا چام ٭ نکتہ ایک سلطان اپنی بیگم خاص سی ناخوش ہوا اوسکی مجلس امین جانا ترک کیا جب بیگم سے کچھہ نہ بنا خادمہ کو ایک فقیر کے پاس بھیجا اوسنے تعویذ دیا کہ تکیہ مین رکھکر بیگم اپنے سرہانے رکھین بادشاہ کو یہ خبر خفیہ ملی زبردستی سی تعویذ طلب کرلیا بیحرمتی کیجیے

دلیل سے جو شرعًا جائز ہو مثل کشتکاری یا تجارت جوتہ وغیرہ کی اور اپنے اہل و عیال کا خبر گیران رہی جسمین لوگ کہین کہ یہ تو بڑا پکا دنیا دار ہی اسمین درویشی کہان اور کمال کیسا نکتہ ایک صاحب بادشاہ کی دربار مین عمدہ روزگار تھے ترک نوکری اور اظہار درویشی کرنا چاہا امیر و وزیر مانع ہوے کسی کی ممانعت اثر نہ کی اونھون نی راہ درویشی کی لی ایک روز بادشاہ اونکے دیکھنے کو گیا سامان دلیل دیکھکر بنظر تحقیر کہا کہ تب کیسے تھے اب کیسے ہو جوابدیا کہ تب مین آپکی دروازی پر تھا اب آپ میرے دروازی پر ہین بادشاہ کا چہرہ فق ہوگیا مُنہ سے بات نہ نکلی ؎ ہیبتِ حق ست ہیبت خلق نیست ؎ ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ۔ نکتہ منقول ہی کہ جب ابراہیم ادہمؒ نی ترک سلطنت کی ایک تکیہ اور ایک کٹورہ لیکر صحرا کو چلے اس خیال سی کہ بدون اسکے گذارہ نہو گا راہ مین دیکھا کہ ایک شخص پانی کی کنارے دونون ہاتھ سے پانی اوٹھا پیتا ہی کٹورہ راہ خدا مین دیدیا آگی چلے تو ایک شخص کو دیکھا کہ اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھے سوتا ہی تکیہ بھی دیڈالا اور خدا کا شکر کیا کہ یہ دونون چیزین میری ہی جسم مین موجود کردی ہین نکتہ مولانا محمد فخر الدین دہلوی کے خلیفہ اجل شاہ نیاز احمد بریلوی تھے اونکی خلیفہ لاثانی مولوی محمد عبید اللہ بدخشانی تھی جنسے راقم کو اتفاق بیعت ہوا حضرات موصوفین مین ایسی مناسبت و موافقت حقیقی تھی کہ مرنے پر شمار سال وفات تینون حضرات کا بھی ایک ہی آیت قرآن مجید مین ملا اور طرفہ یہ کہ مرتبہ سوم مین آیت پوری ہوگئی اول الذکر اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ سنہ ۱۲۰۲ھ اوسط الذکر اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ سنہ ۱۲۵۱ھ آخر الذکر اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ سنہ ۱۲۸۲ ہجری نکتہ الصوفی لا مذہب لہ بعض کج فہم اسکے معنی یہ کہتے ہین کہ صوفی لامذہب ہی عیاذًا باللہ معنی صحیح یہ ہین کہ صوفی کا مذہب لا ہی یعنی عدم حاصل مطلب یہ ہوا کہ سوای خدا کے معدوم جانتا ہی مذہب صوفی کا ہے نکتہ ایک وقت مولانا محمد فخر الدین کے جلسہ مین مریدان و معتقدان بیٹھی تھی ایک زن فاحشہ بغوائے حاسدان کی آئی روپیہ ناقص روبرو ڈالدیا اور کہا کہ کل کی رات آپ نی مجھ روپیہ ناقص دیا ہے

طرف سی کچھہ نہ کہنا آپکو حیرت ہوئی کہ اندھے نے مجھے کیونکر پہچانا اور نام لیا پھر آپنے حال
پوچھا تو بیان کیا کہ اوسکے حکم سے مینے اپنے تئین پہاڑ کی چوٹی سی اس غار مین گرا دیا اب مین
کہتا ہون کہ مجھے ایسا فربہ و تناور کردے کہ جملہ دوزخون مین سوای میرے کسی دوسری کی گنجایش
نرہی تو نہین مانتا نکتہ مہتر سلیمان علیہ السلام کی محفل مین ملک الموت تشریف لای سوای آپکے
اور کون پہچانتا جب اوٹھہ گئے ایک جوان نی عرض کیا کہ مجکو اس شخص کی دیکھنے سی ایسا خوف
ہوا ہی کہ کسیطرح میرے دل کو آرام نہین ہوتا مجھے بہت دور کسی جزیرہ دریای شور مین پہونچوا دیجیے
آپ نی ایک دیو کو حکم کیا اوسنے فوراً پہونچا دیا جب دوسرے روز ملک الموت تشریف لائے
تب آپ نی پوچھا کہ کل تم متحیر کیون نظر آتے تھے فرمایا کہ وہ جوان جو حاضر محفل تھا اوسکی جان
قبض کرنے کو فلانی جزیرہ مین جو یہانسے بہت دور ہی کل ہی حکم تھا پوچھا کہ پھر کیا ہوا فرمایا
کہ جب مین وہان پہونچا اوسکو وہین پایا اور جان اوسکی قبض کی نکتہ ایک درویش کامل طریقہ
ملامتیہ رکھتے تھی سلطان وقت اور عمائد روزگار بلکہ جمیع صغار و کبار کو اونسے عقیدت صادق
تھی مگر بادشاہ بیگم کو مظنہ خلاف تھا ایک روز بڑا بناؤ ٹھناؤ کرکے امتحاناً حضور مین گئی اور کلمات
تزویر شروع کیی اور بار بار کہتی تھی کہ میریطرف دیکھیی فقیر کی آنکھین نیچی تھین جب بہت اصرار کیا فرمایا
کہ تو نہین مانتی تو دیکھتا ہون ایک نظر دیکھلیا مجذوب کامل ہوگئی پھر تمام عمر عیش و عشرت
سلطنت سی علاقہ نکیا ؎ آنانکہ چشم خویش بصد حیلہ وا کنند ٭ خر را ولی کنند و مگس را ہما کنند ٭
نکتہ طریقہ ملامتیہ یہ نہین ہی کہ فقیر روزہ نماز ترک کردیوی رنڈیونکی گود مین پڑا رہی شراب اور
گانجہ اور بھانگ پیا کرے اسواسطی کہ مجھی آدمی برا جانین اور مجھسے کنارہ کرین معاذ اللہ من ذلک
جبتک آدمی اپنی ہوش و حواس مین رہی ہرگز تعمیل اوامر و نواہی خالق تعالی سی معاف نہین ہے
حیف اونکی فہمید پر کہ شیوہ لعنتیہ کو طریقہ ملامتیہ سمجھتے ہین طریقہ ملامتیہ یہ ہی کہ دل سی درویش
کامل رہی اپنے تئین کبھی حضوری سی غائب نہ کرے کپڑی بری بھلے پہنا کرے جو شرعاً جائز و طاہر ہون
اور کھانا وجہ حلال سی کھایا کرے لطیف و لذیذ کی خواہش نرکھے اور تحصیل معاش کری پیشہ

ایک عدد کم کرنے سے اکاون رہتی ہین اکاون کو چار مین ضرب دینے سے دوسو چار ہوتی ہین
اوسکو آٹھہ پر تقسیم کرنی سی چار عدد رہتی ہین اوس چار کو تیرہ مین ضرب دینی سے باون ہوتی ہین
ایک عدد اوسپر بڑھانی سے ترپن عدد ہوتے ہین وہی عدد لفظ احمد کی ہین اور احمد کی عدد ۵۳
چار مین ضرب دینے سے ۲۱۲ ہوتے ہین ایک عدد کم کرنے سی ۲۱۱ عدد رہتے ہین اوسکو چار مین
ضرب دینے سے ۸۴۴ عدد ہوتی ہین اوسکو ۸ پر تقسیم کرنی سے چار عدد باقی رہتی ہین اوسکو ۳ مین
ضرب دینے سے ۱۲ ہوتے ہین اور ایک عدد بڑھانی سے ۱۳ ہوجاتے ہین کہ وہی لفظ احمد
کے عدد ہین نکتہ سب نامون سی نام خدا اور رسول خدا کا یہ لفظ احمد اور احمد نکلتا ہی مثلاً
لفظ جنت کے عدد بوجہ نون مشدد ہونے کے ۵۰۳ ہین چار مین ضرب کرنی سے ۲۰۱۲ ہوتی ہین
اسمین ایک عدد کم کرنے سے ۲۰۱۱ رہتے ہین پھر چار مین ضرب کرنی سی ۸۰۴۴ ہوتے ہین
آٹھہ پر تقسیم کرنی سی ۴ عدد باقی رہتی ہین اگر تین مین ضرب دیکی ایک عدد بڑھائی تو ۱۳ عدد
احد کی آتے ہین اور اگر ۱۳ مین ضرب دی کی ایک عدد بڑھائی تو ۵۳ عدد احمد کی آتی ہین
اور علی کی عدد ۱۱۰ ہین چار مین ضرب کرنی سی ۴۴۰ ہوی ایک کم کرنے سے ۴۳۹ رہتی ہین اسکو
چار مین ضرب کرنے سی ۱۷۵۶ ہوی اسکو آٹھہ پر تقسیم کرنے سے چار عدد باقی رہتی ہین چار کو
تین مین ضرب دینے اور ایک بڑھانی سی ۱۳ عدد احد کے ہوتے ہین اور چار کو ۱۳ مین ضرب
دینی اور ایک بڑھانے سے ۵۳ عدد احمد کی نکلتے ہین نکتہ ایک درویش جب مسجد جاتی تھے
ایک کنجڑن کہا کرتی تھی کہ میان تمھاری داڑھی اچھی یا میری بدھیا کی پوچھہ وہ کبھی جواب
ندیتے جب انتقال فرمایا جنازہ اوسی راہ سی نکلا اوس کنجڑن نی کہا کہ میان مرجھی گئی مگر
میری بات کا جواب ندیا لاش سی آواز آئی کہ بی بی اسی دن کی خوف سی جواب ندیتا تھا آج
اللہ تعالی کی عنایت سی میری داڑھی اچھی ہی تیری بدھیا کی دُم سی نکتہ حضرت موسے
علیہ السلام کو حکم ہوا کہ فلان پہاڑ کی غار مین ایک مجروح کو دیکھو جب تشریف لے گئے تو
ایک اندھا ضعیف زخمون سے چور نظر آیا انکے پہونچتے کہنے لگا کہ ای موسی اوس بیموت کی

تمھارے پاس کیون آؤن اور جب تم میرا قصور دیکھوگے کفالت بند کردوگے خدا یتعالے
میری قصور دیکھتا ہی روزی بند نہین کرتا نکتہ ایک عابد چند فاقونسے دل تنگ ہوا عورت
نے کہا گدائی کرلاؤ اگرچہ آبرو جایگی مگر جان بچیگی کہا شرم آتی ہی کہ گدائی کرون کہا کہ منہ کپڑیسے
ڈھانپ لینا کوئی نہ پہچانیگا ایک راہ پر جا بیٹھا اتفاقاً ایک چور کی تلاش ہو رہی تھی جو
دینار کیسیکے لیجاتا تھا اولا اوس راہ سی کوتوال شہر کا گذر ہوا اوسکو منہ ڈھانپ کر سوال
کرنے سے جانا کہ وہی چور ہی اس مکر سی اپنا منہ چھپایا ہی جو ہین عابد نے ہاتھ سوال کا پھیلایا
کوتوال نی تلوار سنز اکی ماری ہاتھ گر پڑا کوتوال چل دیا عابد اپنا ہاتھ لیکر گھر گیا عورت نی پوچھا
یہ کیا ہی عابد نے کہا یہ وہی ہاتھ ہی جو غیر خدا کے سامنے دراز ہوا نکتہ ایک بادشاہ نی
ایک درویش سی کہا کہ ہماری پاس آیا کرو اوسنے کہا کہ اسمین دو فساد ہین اگر تمنے مجھسے التفات
کیا تو تمھاری مقرب میری حسد کرینگے اور اگر تمنے کم التفاتی میری ساتھ کی اوس سی مین
دلتنگ ہوا کرونگا بادشاہ نے کہا کہ مجھسے اپنی حاجت چاہا کرو اوسنے کہا کہ مین اپنی حاجت
اوس سی چاہتا ہون کہ وہ تمھاری بھی حاجت روا کیا کرتا ہی یہ سنکر بادشاہ رو دیا جب فقیر
سے جدا ہوا اوسکے پاس کچھ نقد وجنس بھیجا فقیر نی واپس کیا اور کہلا بھیجا کہ اس مال کا تمھارے
پاس رہنا مجھے پسند نہین ہی اپنے پاس کیون رکھون نکتہ ایک درویش تنگ حال نے
ایک توانگر سے سوال کیا اوسنے کہا کہ مین اندھون کو دیتا ہون تو اندھا نہین ہی درویش نے
کہا کہ مین حقیقی اندھا ہون کہ خدا کی درگاہ چھوڑ کر تجھسے طلب کرنی آیا ہون یہ کہکر پلٹا پھیر ہر چند
تونگر نے دینا چاہا ہرگز نہ لیا نکتہ مضمون حدیث نبوی کا ہی کہ اگر سائل بوراٹیان سوال کی جانین
تو کبھی کسی سی کچھ طلب نکرین اور اگر دینے کی بھلائیان لوگ جانین تو کبھی کسیکو محروم نہ پھیرین
نکتہ حق سبحانہ تعالی کی محبت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہزارہا دلائل عقلی
وبدیہی سی ثابت ہی ویسا ہی لفظ احد اور احمد مین ایسا اتحاد ہی کہ ایک نام دوسری نام سے
نکلتا ہی یعنی احد کے عدد تیرہ ہین اوسکو چار مین ضرب دینے سے باون عدد ہوتی ہین اسمین سے

لے آؤن آپ نے فرمایا کہ اسی فقیری پر دوسرے کے عیب دیکھتے ہو یہ کہکر آپنے اوس سی جدائی کی
نکتہ سلطان وقت اپنی بیگم سے کہ وہ بھی ایک زن پارسا تھی محبت بدرجۂ عشق رکھتا تھا
دونون ایک جاسوتے تھے بیگم کی آنکھ کھلی تو بادشاہ کو اوس کوٹھری کیطرف سی آتی دیکھا
جہان ایک خادمۂ خوش لقا سوتی تھی بیگم نے بادشاہ کو مرتکب زنا سمجھکر کہا کہ اے جہنمی کہاں گیا تھا
بادشاہ نے کہا کہ اگر مین جہنمی ہون تو تم مجھپر حرام ہو شب بیقراری مین گذری صبح کو بادشاہ نے
سب علما کو ایک جاکر کے معاملۂ شبینہ کی خبر دیکر پوچھا کہ مین جہنمی ہون یا جنتی عرصۂ دراز تک
جملہ علما اوسکے جواب مین متحیر رہی حضرت امام ابوحنیفہؒ کم سن تھے اوس جلسہ مین تشریف لاکر
پوچھا کہ تم لوگ کس جواب مین حیران ہو ایک فاضل نے سوال بتلا کر کہا کہ تم لڑکی ہو تمکو کیا مطلب
آپ نے فرمایا کہ اگر بادشاہ مجھسے پوچھے تو جواب دے دون بادشاہ نے طلب کرکے پوچھا آپنے
کہ سائل کا درجہ کمتر ہی مفتی سی اگر مین تخت کی اوپر ہون اور تم نیچے ہو تب جواب دونگا بادشاہ نے
ایسا ہی کیا آپنے سوال سُنکر پوچھا کہ تمکو قدرت اور موقع زنا کا حاصل تھا یا نہین کہا تھا پوچھا
کہ کیا یا نہین کہا نہین پوچھا کہ تم بخوف خدا اس حرکت سی باز رہی یا دوسرے کسی خیالات سی
کہا صرف بخوف خدا فرمایا کہ تم جنتی ہو اور بیگم تمپر حرام نہین ہی یہ فرماکر تخت سلطانی خالی کردیا
شادیانے ہونے لگے علمانی یورش کی کہ تمنے ایسا حکم قطعی کیونکر دیدیا آپنے فرمایا کہ مین کون
ہون خدا نی خود ہی قرآن مین حکم کردیا ہی قولہ تعالی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى نکتہ حضرت موسی علیہ السلام
نی ایک مرد کو بسایۂ عرش معلی دیکھکر حضرت صمدیت سے پوچھا کہ یہ رتبہ اسکو کیونکر ملا ندا آئی
کہ حسد نہین کیا فقط ترقی نعمت مانی چاہنا ساتھ زوال نعمت دوسرے کی حسد ہی اور ترقی اپنی نعمت کی
بلا زوال نعمت غیری غبطہ ہی اور یہ جائز ہی نکتہ بہلول دانا سی سلطان وقت نی کہا کہ تم ہماری یہان آیا کرو ہم تمھارے
واسطی خزانہ سی خرچ مقرر کردین کہ تم ضروریات سی مطمئن رہو فرمایا کہ تم نہین جانتی کہ مجھکو کون حاجت ہی اور کسقدر
ہی اور کسقدر ہی خدا میرا جو متکفل میری حاجات کا ہی یہ تینون بات جانتا ہے پھر مین اوسے چھوڑکر

کہ اسمین دو روٹی کم ہین یہ میرا حصّہ نہین ہی لیجاؤ اس حرکت پر مہمان زیادہ تنگ ہوئی تھوڑی
دیر بعد ایک شخص بیس روٹی لایا تب لی لین مہمانون کی سامنے رکھین اونھون نی آسودہ ہوکر
کھایا اور رابعہ نے بھی کھایا مہمانونسے صبر نہ ہوسکا اسکا اسرار پوچھا بیان کیا کہ دو روٹی مین ہم
آسودہ ہوتے نہین کھا سکتی اسواسطے مینے تجارت کی کہ برادر خدا حوالہ کردین اور اوس سے
نفع چاہا وہ چند نفع چاہیے تھا اٹھارہ روٹی پر کیون سکوت کرتی نکتہ جب ملک محمد جایسی نی
کتاب پدماوت جو سرایا تصوف ہی بزبان بھاکھا تصنیف کی اور اونکی فضائل اور برکات
سلطان وقت کی سماعت مین پہونچے واسطے ملاقات کی طلب کیا اونکی وجاہت ظاہر دیکھکر
متبسم ہوا ملک محمد نے فرمایا ٹیہ ہنسیو کہ کمہرے بادشاہ سنکر رو دیا اور جناب باری سی عفو
تقصیر چاہا نکتہ منقول ہی کہ رابعہ بصری کو لڑکپن مین ایک طوائف نی بغرض اپنی پیشے کی خرید کیا تھا
جبسے عقل وہوش آنی لگا تب سی انکو آدمیونسے کنارہ کشی وحجرہ نشینی وعبادت کا شوق ہوا
جب بالغہ ہوئین اونکی حسن وجمال کا شہرہ ہوا طوائف نی کہا کہ مینی تمکو اپنی کشایش رزق کیواسطے
پرورش کیا تھا تمھارا یہ حال ہی پس مجھتی تنگی معاش تا بعمر دامنگیر رہی آپ یہ حال سنکر متحیر ہوئین
وتمام شب اپنی عبادت گاہ مین مصروف عبادت یگریہ وزاری رہین صبح کو جب مصلی اوٹھایا
ایک اشرفی اوسکے نیچی نظر آئی اوٹھا کر طوائف کو دیدی دوسرے دن دو اشرفی ملین وہ بھی طوائف
کی ہاتھہ رکھین تب تو طوائف کو شبہہ عظیم پیدا ہوا کہ شاید کسی مرد متمول سی اسکی آشنائی ہوگئی ہے
لے بھاگنی کا اندیشہ ہی اوس رات دروازہ حجرہ سی لگ کر لیٹی اور تمام شب جاگتی رہی کسی کے
آنے جانے کا کچھہ نشان نہ ملا آپنے صبح کو حجرہ کھولا تین اشرفی دین اس اسرار الٰہی سی طوائف کے
بدن مین رعشہ پڑ گیا آپ کو فوراً آزاد کیا آپ نی راہ مکہ معظمہ کی لی نکتہ ایک درویش عبید اللہ احرار کی
پاس آیا آپنے نور باطن سی دریافت کیا کہ میری مالداری پر اسکو طنز اور کراہت ہی آپنے فرمایا کہ
سونیکی میخ مینی زمین گاڑی ہی نہ دل پر اوسنے کہا کہ اگر یہ سچ ہی تو مکہ کو چلو آپ بے تکلف وبلا تامل
چل نکلی فقیر صاحب بھی ساتھہ ہوی تھوڑی دور چلے تھے کہ فقیر نے کہا ٹھہرو مین اپنا چنبلہ بھول گیا ہون

ایک عورت ایک جزیرے مین تنہا پہونچی ایک چور نے اوس سی صحبت کرنا چاہا عورت کے
بدنمین لرزہ پڑگیا چور نی پوچھا کہ کیا سبب لرزہ کا ہی اوسنے کہا کہ تمام عمر میری عصمت مین نقصان
نہین آیا خدا کے خوف سے لرزہ ہی اوسنے کہا کہ تجکو ایک گناہ پر کہ جو میری جبر اور ظلم سی ہوا چاہتا ہے
یہ خوف ہوا حیف مجھپر کہ تمام عمر گناہ کیا ہی یہ کہکر یہ اعمالی ترک کی اتفاقاً ایک روز دھوپ سخت مین
ایک ہب کی ساتھ ہمسفر تھا راہب نی کہا دعا کرو کہ بدلی کا سایہ ہوجاوی اوسنے جواب دیا کہ میری
دعا مین ایسا اثر نہین ہی راہب نی کہا مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو ایسا ہی کیا بدلی نمودار ہوئی
دونو پر سایہ ڈالا جب جدا ہونے لگے یہ بدلی چور کی ساتھ ہوئی راہب نی کہا کہ تمھاری آمین کا
اثر تھا میری دعا کا یہ اثر نہ تھا اوسنے کہا کہ ترک معصیت کا یہ اثر ہی نکتہ ایک گھسیارے نے
محفل وعظ مین منجملہ برکات بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ بھی سُنا کہ اگر بسم اللہ کہکر دریا مین
گھس جاوی تو دریا جم جاوے کہنے والا پار ہوجاوی گھسیارہ ہر روز محصول عبور دی کر دریا کے
پار گھاس لینی کو آتا جاتا تھا اسنے اس بات کو خوب یاد کیا یہی کہکر گھاس لینی کو آنی جانی لگا ایک روز
واعظ کو ملا اونکے پیرون پر گرا اور کہا کہ آپکی بدولت میری کوڑیان ہر روز بچتی ہین اونھون نے
تمام قصہ پوچھا دوسری روز دریا کی کنارے تشریف لیجاکر بسم اللہ کہکر لاٹھی دریا مین ڈالی کہ اگر
پانی جم گیا ہو تو مین اوس پار چلا جاؤن ندا سُنی کہ گھسیاریکا عقیدہ کامل میری قول و قدرت پر ہے
تم میرے حکم کا امتحان لیتی ہو کیونکر دونونکی ساتھ اثر برکت کا برابر ہوئے نکتہ ایک درویش نے
راہ مین غلیظ آدمی کا پڑا دیکھا اوس سی منہ پھیرا اور اپنا لباس بچایا خدا نی اوس غلیظ سی آواز
نکالی کہ مین غلہ تھا لوگ میری تعظیم کرتے تھی اور آنکھون سے لگاتی تھے تجھ ایسے کی پیٹ مین جانی سی
اس ذلت و خواری کو پہونچا درویش کا دیدۂ عبرت بین کھل گیا اور حقیقت انسانی کو ذلیل
جاننے لگا نکتہ رابعہ بصری کی گھر چار مہمان آکے ٹھہرے ایک سائل نی سوال کیا دو روٹیان
جو موجود تھین بی بی نے اوسکے حوالی کردین مہمان متفکر ہوی کہ صرف دو روٹیان اسکے گھر مین
تھین وہ بھی دیدین ہمکو کیا کھلائیگی کچھ دیر کے بعد ایک شخص اٹھارہ روٹی لی آیا رابعہ نی کہا

ایک روز ہارون رشید نے دیکھا کہ بہلول دانا لڑکونکے ساتھ کھیلتے تھے نزدیک جاکر کہا کچھ
مجھے نصیحت کیجیے فرمایا کہ دیکھو جن محلون مین تم عیش و عشرت کرتے ہو اگلی سلاطین عیش و
عشرت کرتے تھے اب اونکو قبرون مین کیڑے مکوڑے کھاتے ہین نکتہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ
اگر دنیا مثل طلا کی ہوتی اور عقبی مثل ٹھیکری کے تب بھی بہ سبب فانی ہونی دنیا کی شخص عاقل عقبی کی
اختیار کرتا چہ جای کہ دنیا خاک ہی و عقبی زر ہی نکتہ ایک بادشاہ کا بیٹا سلطنت سی نفرت
درویشی سے رغبت رکھتا تھا باپ نے شفقت سی باتین کرکی کہا کہ تمکو ایک ملک کی
سلطنت دیتا ہون تم صورت درویشی چھوڑدو طریق شوکت سلطانی اختیار کرو اوسنے کہا
اگر ایسا کرونگے تو بھاگ جاؤنگا بادشاہ نے کہا اگر تم بھاگ گئے تو مین کیا کرونگا عرض کیا کہ اگر
ایک بیٹا بھاگ گیا تو دوسرے بیٹون سی تمھاری دلچسپی و سلطنت رہیگی لیکن اگر مجھسے خدا جھوٹ
گیا تو دوسرا عوض نہ ملیگا باپ خاموش ہوگیا نکتہ ایک لوہار بھٹی سی لوہا گرم ہی دست پناہ کی
ہاتھ سے نکال کر گڑھا کرتا تھا اوس سی اوسکا سبب پوچھا گیا بیان کیا کہ قحط سالی مین ایک
عورت خوبصورت نے جو میری ہمسایہ مین رہتی تھی گرسنگی اپنی اور اپنے لڑکونسے بیتاب ہوکر مجھسے
خوردنی طلب کی مین اوسکا حسن و جمال دیکھکر اوس سی زیادہ بے قرار ہوگیا بی شرم ہوکر کہا کہ
اگر تو مجھسے ملاقات کرے تو دون مہ بیزار ہوکر لپٹ گئی دو تین روز ایسا ہی اتفاق ہوا آخر اوسنے
کہا کہ اس شرط پر مین ملاقات کرونگی کہ سوائے میرے تیرے وہان کوئی نہو مین بہت خوش
ہوکر ایک مکان محفوظ مین لے گیا جو ہین مینے ہاتھ بڑھانا چاہا وہ اور دور ہوکر کہنے لگی کہ
یہان تو خدا حاضر و ناظر ہی کرام کاتبین میری تیری موجود ہین ایسے مجمع مین اس بیشرمی کا
اقرار مینے نہین کیا یہ سنتے ہی میری طبیعت سرد ہوگئی پینے کھانیکی چیزین بقدر استعداد اپنے
اوسکے روبرو کین اوسنے ہاتھ اوٹھاکر خدا سی دعا کی یا اللہ جیسے اسنی تیرے خوف سی اپنے
طبیعت کی آگ سرد کی ہی ایسے ہی آگ دنیا و آخرت کی اسپر سرد فرما اوسوقت سی مجکو آگ
اور آگ کی گرم کی ہوئی چیز ہرگز گرم معلوم نہین ہوتی نکتہ ایک جہاز تباہ ہوا اتفاقاً اونمین سے

کہ اپنے افعال پر خیال کرتا رہے اور فعل ناقص پر توبہ کرتا جاوے یہ تصور کہ ابھی تو بہت گناہ ہوگئے
توبہ کرلین گی محض شیطان کا دھوکا ہی شاید آیندہ گناہ کرنے تک زندگی نہو نکتہ ایک ابدال فرماتے تھے
کہ مینی مچھلی خریدی ہاتھ دھونیکو مٹی ہمسایہ کی دیوار سے لی اوس سی عفو کرانی کی نوبت نہ پہنچی
چالیس برس سی روتا ہون کہ بلا اجازت اوسکے مٹی کیون لی نکتہ ایک بزرگ نے غیر کی زمین کی
خاک سے خط اپنا خشک کرلیا تھا اس خیال سی کہ یہ تھوڑی بات ہی مالک کا کون نقصان ہے
غیب سی آواز آئی ؎ جو سمجھے ہو یہ خاک لینی روا ہے قیامت مین دیکھو گی اسکی سزا نکتہ
ایک مسلمان مالدار سفر نوکری سی گھر جاتا تھا اثناء راہ مین ایک گانون مین ایسا بیمار سخت
ہوا کہ امید زندگانی باقی نرہی چاہا کہ کسی مسلمان کی ہاتھ پر توبہ کرون کوئی مسلمان نہ ملا سوائے
ایک ہیجڑے کے ہرچند اوسنے عذر کیا مگر مریض معذور نے اوسی کی ہاتھ پر توبہ کیا اتفاقاً اچھا
ہوگیا اوسیکی خدمت مین حاضر رہنے لگا نماز وغیرہ عقائد دین و شرائط پیر پرستی کی جانتا تھا
مال اپنا اوسکی خدمت مین صرف کرتا رہا ہیجڑہ بھی اوسکی کیفیت دیکھ دیکھکر افعال ذمیمہ سے
کارہ اور اطوار حسنہ کا شاغل ہوگیا جب سب مال صرف ہوچکا مرید اپنی گھر سی مال لانیکو چلا
بغداد شریف ہوکر نکلا اودھر سے جناب محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی تشریف لاتے تھے
اونکو دیکھکر ایک دوکان مین چھپا حضرت نے قریب جاکر سبب چھپنے کا پوچھا عرض کیا کہ
مین ایک ہیجڑہ کا مرید ہون حضور کے جاہ و جلال کی شان دیکھکر شاید اپنے پیر کی تحقیر دلمین
لاتا اسواسطے حضور کا دیکھنا نہ چاہا آپکو یہ وثوق عقیدت خوش آیا پیر کو یعنی ہیجڑہ کو بھی طلب
فرمایا دونکو معمور نعمت سی کردیا نکتہ ہر بندہ کی دل مین ایک نقطہ سفید ہی جب گناہ کرتا ہی
وہ سیاہ ہوجاتا ہی جب توبہ کرتا ہی وہ سفید ہوجاتا ہی جب پھر گناہ کرتا ہی وہ سیاہ ہوجاتا ہی نکتہ
دنیا طلب کرنا واسطے وسعت معاش کی وجہ حلال سی شرعاً ممدوح و مستحسن ہی کہ جمع کرنے
مال حلال سی اپنی تئین آدمیونسے بی نیاز کرے و ذلت سے محفوظ رکھی اور مراتب دینیہ حاصل کرے
اور جو چیزین نفیس اور لذیذ اللہ تعالی نے حلال کی ہین اونسے باز رہنا عین گمراہی ہی نکتہ

جا پر پایا امتحاناً تردیک جاکر کہا تم شہر مین کیون جاتی ہو بادشاہ مرگیا جسپر اسکا دل رحیم تھا
روتی روتی بیتاب ہوگئی ٹوکرا سر سی گرگیا دوسری نی ٹوکرا زمین پر رکھکر خدا کا شکر کرنی لگی بادشاہ
یہ تماشا دیکھکر چل دیا ؎ دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر ۔ از سوی کینہ کینہ واز سوی مہر مہر
نکتہ ایک لڑکی نی شیرینی اپنی دوست ہم عمر کو دیدالی تھی بوڈھی باپ کی پوچھنے پر کہا کہ ایک بوڈھا
مجھسے شیرینی چھین کر پانی کی مٹکے مین گھس گیا غصہ سی دوڑکر مٹکے مین جھانکا تو اپنی صورت کا
عکس دیکھکر یقین کیا کہ لڑکا سچ کہتا ہی اوس سی کہنے لگا باین ریش فش لڑکی کی مٹھائی چھین لی
اودھر بھی لیون سی جنبش نمودار ہوئی آواز تو نہین سنی سمجھا کہ مجھی گالیان دیتا ہی جھپٹکر ایک لٹھ
مارا مٹکا ٹوٹ گیا پانی بہ گیا لڑکا بھاگ گیا ؎ عقل سی ہی بہتری دنیا و دین ۔ عقل سی ہی ہو ذمین
کار خوشترین ۔ نکتہ ایک شخص ایک شخص سی قرض طلب کرتا تھا اس عرصہ مین کچھ لوگونکو گاتی
بجاتی خوشی کرتی دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا ہی اوسنی جواب دیا کہ فلان امیر مرگیا ہی اوسکا جنازہ جاتا ہے
اسنے کہا کہ یہ کون مقام خوشی کا ہماری ملک مین جنازہ روتے پیٹتے لے چلتے ہین اوسنے کہا چلو
مین تمکو قرض ندونگا تمھارے ملک مین خدا کی امانت دیتے روتے ہین تم میرا قرض کب
خوشی سے دوگی نکتہ ایک صاحبدل کی گھر چور گھسا کچھ نپایا خالی ہاتھ پھرا جاتا تھا آپ جس
کملی پر لیٹے تھے آگے بڑھ کر چور کی راہ مین ڈال دی کہ اسکو اوٹھالیوی محروم نہ جاوی نکتہ
عالمون کا قول ہی کہ خدا سی امید اور خوف ایسا رکھنا چاہیی کہ اگر ندا آوے کہ مینی تمام عالم کو جہنمی کیا
مگر ایک آدمی کو تو امید اوسکے فضل سے یہ رکھے کہ وہ غیر جہنمی مین ہون اور اگر ندا آوی کہ تمام عالم کو
مینی جنتی کیا مگر ایک آدمی کو تو اوسکے قہر سے یہ جانے کہ وہ غیر جنتی مین ہون نکتہ ایک درویش خدا ایسا
رات اندھیاری مین بڑبڑاتا ہوا لاخانۂ بادشاہی کی نیچے ہو نکلا بادشاہ نے کمند ڈال کر کھینچ لیا
اوسکو کہا کہ بتلاؤ خدا کسطرح ملتا ہی کہا جیسا تو مجھے ملا اگر برسون مشقت کرتا تجھ تک نہ پہونچتا جب
تو نے چاہا کمند ڈالکر کھینچ لیا بادشاہ جواب معقول سنکے سے راضی ہوگیا ویسا ہی اوتار دیا ؎
جب عزیز و مرے ایام بھلے آئینگے ۔ وصل کی گھات مجھے آپ ہی بتلائینگے ۔ نکتہ واجب ہے

عامل عاقل نے یہ تدبیر معقول نکالی کہا کہ ایک بانس لاؤ جسمین سو گانٹھین ہون فورًا لایا کہا کہ
زمین پر نصب کرو جب نصب ہوا کہا کہ جب اور کامونسی فرصت ہوا کریگی گانٹھیان شمار کرنے
نیچے سے اوپر جایا کرو اوپر سے نیچے آیا کرو عمر بھر ایسا ہی التزام رکھا فقط عابدون کی پاس بھی
تسبیح سودانی کی واسطے مشغولی نفس کی ہی طور پر ہی نکتہ دنیا کی رونق عقلمندونسی اور دین کی
رونق پرہیزگارون سی ہوتی ہی نکتہ ایک پارسا بیماری سخت مین مبتلا تھا اور شکر ہر دم کرتا تھا
پوچھا کہ شکر کا کون مقام ہی کہا کہ شکر یہ ہی کہ معصیت مین گرفتار نہین ہون مصیبت مین گرفتار
ہون نکتہ درویش نے خواب مین دیکھا بادشاہ کو بہشت مین اور عابد کو دوزخ مین پوچھا کہ
سبب اس اختلاف مکان کا کیا ہی ندا آئی کہ بادشاہ بسبب عدل اور ارادت درویشونکی بہشت مین
ہی اور عابد بسبب تقرب بادشاہان اور طمع زر کی دوزخ مین نکتہ ایک بادشاہ نے غلام عقلمند کو
ایک تھیلی روپیہ کی دی کہ کسی زاہد کو دیوی غلام تمام رات پھرا صبح کو تھیلی بادشاہ کی آگی رکھی اور
کہا کہ جو زاہد ہی وہ نہین لیتا جو لتا ہی وہ زاہد نہین ہی نکتہ ایک درویش کی دو طالب تھی ایک سی
راضی تھا دوسر سے بہت راضی تھا سبب اسکا پوچھا گیا کہا دیکھو ایک ایک کبوتر اور ایک ایک
چھری دونکو اس حکم سی دی کہ جہان سوای تمھاری اور کوئی نہ دیکھی ذبح کرلاؤ کم عقل ایک دیوار کی
نیچی جاکی ذبح کرلایا عاقل کبوتر زندہ واپس لایا اور کہا کہ جہان جاتا تھا کبوتر کا ذبح کرنا خدا دیکھتا تھا
نکتہ ایک درویش کی دو مرید تھی ایک سی زیادہ راضی تھا سبب پوچھا گیا کہا اسکی اطاعت
کہا اطاعت دیکھین فرمایا دونکو ایک ایک اونٹ کوٹھی پر چڑھا دو ایک نے تعلل کیا دوسرا
آستین چڑھا کی اونٹ سے لپٹ گیا پوچھا کہ اونٹ تیری اوٹھائی اوٹھی کا جو تو لپٹ گیا ہے
کہا مجھی حکم ماننا چاہیی انجام ہو یا نہو نکتہ بازار مین اگر نقد نہ لیجاوی کچھ جنس بنیاوی صحبت نیکان
مین اگر ارادت نہ لیجاوی کچھ فائدہ نپاوی نکتہ کسی نے عاقل سی پوچھا کہ دنیا مین کون چیز اچھی ہی
جواب دیا کہ جو اپنی دل کو خوش آوی نکتہ ایک بادشاہ سوار جاتا تھا دو سی دو عورتین دیکھین کی
کہ دو دھہ دہی سر پر لیے شہر کیطرف آتی ہین ایک عورت کی طرف اپنی دل کو راجح دوسری کیطرف

راضی رہنا **توحید** کسی حال مین کسیکو خدا کا شریک نجاننا اور کسی گفتگو مین کسیکو خدا کا شریک
نہ کرنا معجزات پیغمبرونکو اور کرامات اولیاءکو اور انقلاب حالات کو سب اوسیکی طرف سے جاننا
توکل سب کامون مین خدا پر بھروسا رکھنا اپنی تدبیر پر تکیہ نہ کرنا **تسلیم** اپنی تئین اور اپنی کاموںکے
تئین کلیتہً خدا کی حوالی سمجھنا اور خلاف مقصود واقع ہونے پر اصلا شکایت زبان سے نہ کرنا
اور دل مین خطرہ نارضامندی کا نہ لانا **تحمل** جو کوئی کسی قسم کا صدمہ پہونچے یا ناگواری پیش آوے
اوسکو برداشت کرنا طبیعت مین گرانی نلانا **نکتہ** ایک درویش اپنی خانقاہ مین بیٹھے تھے لونڈی باندی سے
خبر لائی کہ آپکا بیٹا جو بیمار تھا مرگیا بلا تامل زبان سی لفظ شکر کی آواز نکل آئی حاضرین نے پوچھا کہ یہ
کون وقت شکر کا ہی فرمایا کہ مینے لڑکے کے مرنیکا شکر نہین کیا شکر اس بات پر کیا کہ جب لڑکا پیدا ہوا تھا
خبر سنی کچھہ دل کو خوشی نہوئی جب مرنیکی خبر سنی کچھہ غم نہ ہوا دونو حال مین کیفیت دل کی برابر رہی
یہی مقام شکر کا ہی **نکتہ** ایک بادشاہ کی بیٹا ہوا مگر گونگا تدبیرین کچھہ کام نہ آئین آخرکار وہ شکار کے
صحرا مین بھیجا گیا کہ شاید کچھہ اعجوبہ دیکھکر زبان کھولی سیر کرتا چلا جاتا تھا ایک جھاڑی مین ایک چڑیا بولی
بندوقچی نے آواز پر بندوق چلائی چڑیا شکار ہوگئی بندوقچی نے لاکر شاہزادہ کی سامنے رکھی شاہزادہ نے
فرمایا اگر نہ بولتی تو کاہیکو جان جاتی بولنے مین بڑی فساد ہین یہ کہکر بدستور گونگا بن رہا بادشاہ نے
اس بات کو سنکر نہایت خوشی کی کہ شاہزادہ ولی مادرزاد واصلی نیک نہاد ہی خدا مجھے یہانکی سلطنت
دی میرے بیٹے کو یہان اور وہانکی سلطنت دی **نکتہ** ایک بخیل نے کہا سخی مین ہون کہ آپ کھاتا ہون
نہ دوسرے کو کھلاتا ہون جسکی اجر کی امید رکھون سب چھوڑکر مرجاوینگا دوسرے کھائینگے اور بخیل وہ ہین
کہ آپ کھاتے ہین دوسرے کو دیتے ہین جس سی وہ بھی اپنی ساتھہ لیجاتے ہین **نکتہ** چاہیے کہ محتاجونکو اپنے
سے اچھا جانے کیونکہ وہ شبانہ روز خدا کا نام لیکر غیرونکو دعا دیکر روٹی مانگتے ہین یہان کوئی مرتبہ
خدا کا نام بھی زبان پر نہین آتا **نکتہ** ایک شخص نے بزور عمل کسی اسم کی ایک دیو کو تابع کیا وہ سب کام
بازاری وخدمتگاری وسائیسی کا جلدی جلدی کرنے لگا یہ بہت خوش ہوا کہ اسقدر سب کام
بدون دیئے تنخواہ کی ہونے لگے ایک روز دیو نے کہا کہ ہردم مجھی سی کام لیا کرو ورنہ تمکو مار ڈالونگا تب

لونڈی کو آزاد کردیا اور پھر تمام عمر نہ سویا جماعت کاملین سی ہوگیا نکتہ گدایان سائل کو اپنی سی
اچھا جانتا چاہیے کہ وہ محرک سلسلۂ خیرات و منبع حسنات کی ہوتی ہین نکتہ جو شخص کھاے اور کھلاوے
اوس عابد سے بہتر ہے کہ جمع کرے اور مرجاوی نکتہ ایک عالم کو حالت نزع ہوئی حاضرین نے
چند بار کلمہ پڑھانا چاہا وہ ہر بار سر انکار کا ہلاتی رہی بحکم خدا اوس حالت سی اونکو افاقہ ہوگیا لوگون
نے پوچھا کہ اپنے کلمہ پڑھنے سے کیون انکار کیا فرمایا کہ مین نی ہرگز تمھاری آواز نہین سنی شدت
تشنگی سی پریشان تھا شیطان لعین پیالہ آب سرد کا دکھلاتا تھا اور کہتا تھا کہ کلمہ کا ایک جزو
یعنی لا آلہ کہو تو یہ آب سرد حاضر ہے مین اوس سی انکار کرتا تھا نکتہ ایک درویش کو مرنی کے
وقت لوگون نی کلمۂ طیب پڑھانا چاہا فرمایا کہ خاموش رہو شاید میرے جان لفظ لا آلہ کہکر نکل جاوے
تو آفت مین پڑون مین بدل حضور مین حاضر ہون زبان سے اقرار کرنیکی مجھی اسوقت حاجت
نہین ہے نکتہ ایک درویش نی فرمایا کہ اپنا ہی کام کام آویگا مہتر ابراہیم علیہ السلام کا کون
نقصان جو اونکا باپ آذر تھا آذر کو کیا فائدہ جو اوسکا بیٹا پیغمبر ہوا نکتہ جو شخص دنیا مین
اپنا ہی بنتا ہی اوسکو قیامت مین کون بچاوے نکتہ یار کو اچھا جاننا اسلام ہی اپنی تئین اچھا
جاننا کفر تمام ہی نکتہ درویش کو دس خصلتین لازم ہین ذکر شکر خدمت طاعت ایثار قناعت
توحید توکل تسلیم تحمل تفصیل اوسکی یہ ہی ذکر ہر لحظہ زبان و دل سی ذکر سبحانہ و تعالی اور اوسکے
محبوب کا جاری رہنا اور کلام ظاہریہ مین بھی اکثر اونھین کا تذکرہ کرنا شکر جو کیفیت ظاہری
یا باطنی حاصل ہو اوسپر شکر دل اور زبان سی کہا کرنا خدمت ہر صغیر و کبیر جو صحبت مین اوی
اوسکے روبرو کچھ ہدیہ پیش کرنا اور تذکرہ امور دینی کا نرمی و لینت سی سنانا اور اگر کسی امر مین
مدد چاہین ممنوعات شرعی سی نہوئی تو اوسکی امداد کو خداوند تعالی سی دعا کرنا طاعت بندگی
خداوند حقیقی مین مستعد رہنا اوسکے احکام کو بخوشی و مستعدی بجالانا اور منہیات سی کنارکش
رہنا ایثار اشیاے دنیوی سی جو کچھ کہ میسر آجاوی اوسکو اپنی واسطے ذخیرہ نکرنا جس کسی کو لائق پاوے
اوسکو دیدینا قناعت کو کسی چیز کی حاجت شرعی ہو اور وہ میسر نہ آوی یا کم میسر آوی اوسپر

جب حرص آتی ہی محبت جاتی رہتی ہی نکتہ جو شخص دس خصلت اختیار کرے دنیا و دین مین پسندیدہ ہی ایک خدا سی سچا رہی دوسری اپنی نفس پر فخر کیا کری تیسرے خلائق کی ساتھہ انصاف رکھی چوتھے بزرگونکی خدمت کیا کرے پانچوین چھوٹون پر شفقت رکھی چھٹے درویشونکے ساتھہ سخاوت ساتوین دوستونکے ساتھہ صحبت آٹھوین دشمنونکے ساتھہ حلم و بردباری نوین جاہلونکے ساتھہ خاموشی دسوین عالمونکے ساتھہ تواضع نکتہ ایک شخص نی دعوی خدائی کا کیا اوسکو بادشاہ کے سامنی لی گئی بادشاہ نی غصہ سی کہا کیا تو نی نہین سنا کہ فی الحال ایک شخص نی دعوی پیغمبری کا کیا تھا مینے اوسی سولی دیدیا اوسنی کہا کہ تم نی خوب کیا مینے اوسکو نہین بھیجا تھا بادشاہ نی اس لطیفہ پر ہنس کر چھوڑ دیا نکتہ ایک شخص نی ایک درویش سے کہا کہ آپ بڑے مرد ہین جو دنیا چھوڑی ہین درویش نی کہا کہ دنیا تو چند روزہ ہی سب سی چھوٹ جاتی ہی مگر تم بڑے جوانمرد ہو کہ عقبی چھوڑے ہو نادم ہو کر چلا گیا نکتہ اتفاق ایسا چاہیے جیسا دونون ہاتھون مین ہی کہ ہر ایک ہمیشہ دوسرے کو ظاہر کیا کرتا ہی اور ایک دوسرے بیماری مین اوسکا کام کیا کرتا ہی نکتہ آدمی کی احمقی کا یہی نشان ہی کہ اپنا عیب نہ دیکھی دوسرونکا عیب تلاش کیا کرے نکتہ ایک بادشاہ کی روبرو بیٹا و غلام حاضر تھا بادشاہ نی بیٹی سی پوچھا کہ تجھے کون بات پسند ہی اوسنی عرض کیا کہ غلام کا آزاد کرنا اور آزاد کو بندگی مین لینا بادشاہ کو یہ بات پسند آئی غلام کو آزاد کر دیا اوسکا ثواب پایا اور چند آزاد کو اخلاق سی غلام بنایا اونکی ساتھہ نوازش کرنیکا ثواب ملا نکتہ روزی وہ بہتر ہے کہ اپنی قوت بازو اور مشقت سی حاصل ہوئے نہ غیر کے احسان و منت سے نکتہ زہد کی اصول تین چیز ہین ایک کوتاہ دیکھنا امید کا دوسرے حقیر جاننا اپنی اعمال نیک کا تیسرے نزدیک جاننا اپنی موت کو نکتہ ایک خواجہ یعنی مالک نی اپنی لونڈی سی کہا کہ بچھونا بچھادی کہ مین سوؤن لونڈی نی پوچھا کہ ای خواجہ تیری بھی کوئی خواجہ ہے یا نہین کہا کہ ہی پوچھا کہ وہ سوتا ہی یا نہین کہا کہ وہ نہین سوتا لونڈی نی کہا کہ ای خواجہ شرم نہین آتی کہ تمہارا خواجہ نہین سوتا اور تم سوتے ہو خواجہ آہ کر کے گر پڑا اور بعد چند ساعت کی ہوش مین آیا

لونڈی کو آزاد کردیا اور پھر تمام عمر نہ سویا جماعت کاملین سی ہوگیا نکتہ گدایان سائل کو اپنی سی
اچھا جاننا چاہیے کہ وہ محرک سلسلۂ خیرات و منبع حسنات کی ہوتی ہین نکتہ جو شخص کھاے اور کھلاوے
اوس عابد سے بہتر ہے کہ جمع کرے اور مرجاوی نکتہ ایک عالم کو حالت نزع ہوئی حاضرین نے
چند بار کلمہ پڑھانا چاہا وہ ہر بار سر انکار کا ہلاتی رہی بحکم خدا اوس حالت سی اونکو افاقہ ہوگیا لوگون
نے پوچھا کہ اپنے کلمہ پڑھنے سے کیون انکار کیا فرمایا کہ مین نے ہرگز تمھاری آواز نہین سنی شدت
تشنگی سی پریشان تھا شیطان لعین پیالہ اب سرد کا دکھلاتا تھا اور کہتا تھا کہ کلمہ کا ایک جزو
یعنی لا آلہ کہو تو یہ آب سرد حاضر ہے مین اوس سی انکار کرتا تھا نکتہ ایک درویش کو مرنی کے
وقت لوگون نی کلمۂ طیب پڑھانا چاہا فرمایا کہ خاموش رہو شاید میرے جان لفظ لا آلہ کہکر نکل جاوے
تو آفت مین پڑون مین بدل حضور مین حاضر ہون زبان سے اقرار کرنیکی مجھی اسوقت حاجت
نہین ہے نکتہ ایک درویش نی فرمایا کہ اپنا ہی کام کام آویگا مہتر ابراہیم علیہ السلام کا کون
نقصان جو اونکا باپ آذر تھا و آذر کو کیا فائدہ جو اوسکا بیٹا پیغمبر ہوا نکتہ جو شخص دنیا مین
اپنا ہی مبتلا ہی اوسکو قیامت مین کون بھلاے نکتہ یار کو اچھا جاننا اسلام ہی اپنے تئین اچھا
جاننا کفر تمام ہی نکتہ درویش کو دس خصلتین لازم ہین ذکر شکر خدمت طاعت ایثار قناعت
توحید توکل تسلیم تحمل تفصیل اوسکی یہ ہی ذکر ہر لحظہ زبان و دل سی ذکر سبحانہ و تعالی اور اوسکے
محبوب کا جاری رہنا اور کلام ظاہر یہ مین بھی اکثر اونھین کا تذکرہ کرنا شکر جو کیفیت ظاہری
یا باطنی حاصل ہوا وسپر شکر دل اور زبان سی کہا کرنا خدمت ہر صغیر و کبیر جو صحبت مین اوی
اوسکے روبرو کچھ ہدیہ پیش کرنا اور تذکرہ امور دینی کا نرمی و لینت سی سنانا اور اگر کسی امر مین
مدد چاہین ممنوعات شرعی سی نہوئی تو اوسکی امداد کو خداوند تعالی سی دعا کرنا طاعت بندگی
خداوند حقیقی مین مستعد رہنا اوسکے احکام کو بخوشی و مستعدی بجالانا اور منہیات سی کنارہ کش
رہنا ایثار اشیاے دنیوی سی جو کچھ کہ میسر آجاوی اوسکو اپنی واسطے ذخیرہ نکرنا جس کسی کو لائق پاوے
اوسکو دیدینا قناعت کو کسی چیز کی حاجت شرعی ہو اور وہ میسر نہ آوی یا کم میسر آوی اوسپر

جب حرص آتی ہی محبت جاتی رہتی ہی نکتہ جو شخص دس خصلت اختیار کرے دنیا و دین مین پسندیدہ ہی ایک خدا سی سچا رہی دوسری اپنی نفس پر فخر کیا کری تیسرے خلائق کی ساتھہ انصاف رکھی چوتھے بزرگونکی خدمت کیا کرے پانچوین چھوٹون پر شفقت رکھی چھٹے درویشونکے ساتھہ سخاوت ساتوین دوستونکے ساتھہ صحبت آٹھوین دشمنونکے ساتھہ حلم و بردباری نوین جاہلونکے ساتھہ خاموشی دسوین عالمونکے ساتھہ تواضع نکتہ ایک شخص نی دعوی خدائی کا کیا اوسکو بادشاہ کے سامنی لی گئی بادشاہ نی غصہ سی کہا کیا تو نی نہین سنا کہ فی الحال ایک شخص نی دعوی پیغمبری کا کیا تھا مینے اوسی سولی دیدیا اوسنی کہا کہ تم نی خوب کیا مینے اوسکو نہین بھیجا تھا بادشاہ نی اس لطیفہ پر ہنس کر چھوڑ دیا نکتہ ایک شخص نی ایک درویش سے کہا کہ آپ بڑے مرد ہین جو دنیا چھوڑی ہین درویش نی کہا کہ دنیا تو چند روزہ ہی سب سی چھوٹ جاتی ہی مگر تم بڑے جوانمرد ہو کہ عقبی چھوڑے ہو نادم ہو کر چلا گیا نکتہ اتفاق ایسا چاہیے جیسا دونون ہاتھون مین ہی کہ ہر ایک ہمیشہ دوسرے کو ظاہر کیا کرتا ہی اور ایک دوسرے بیماری مین اوسکا کام کیا کرتا ہی نکتہ آدمی کی احمقی کا یہی نشان ہی کہ اپنا عیب نہ دیکھی دوسرونکا عیب تلاش کیا کرے نکتہ ایک بادشاہ کی روبرو بیٹا و غلام حاضر تھا بادشاہ نی بیٹی سی پوچھا کہ تجھے کون بات پسند ہی اوسنی عرض کیا کہ غلام کا آزاد کرنا اور آزاد کو بندگی مین لینا بادشاہ کو یہ بات پسند آئی غلام کو آزاد کر دیا اوسکا ثواب پایا اور چند آزاد کو اخلاق سی غلام بنایا اونکی ساتھہ نوازش کرنیکا ثواب ملا نکتہ روزی وہ بہتر ہے کہ اپنی قوت بازو اور مشقت سی حاصل ہووے نہ غیر کے احسان و منت سے نکتہ زہد کی اصول تین چیز ہین ایک کوتاہ دیکھنا امید کا دوسرے حقیر جاننا اپنی اعمال نیک کا تیسرے نزدیک جاننا اپنی موت کو نکتہ ایک خواجہ یعنی مالک نی اپنی لونڈی سی کہا کہ بچھونا بچھادی کہ مین سوؤن لونڈی نی پوچھا کہ ای خواجہ تیری بھی کوئی خواجہ ہے یا نہین کہا کہ ہی پوچھا کہ وہ سوتا ہی یا نہین کہا کہ وہ نہین سوتا لونڈی نی کہا کہ ای خواجہ شرم نہین آتی کہ تمہارا خواجہ نہین سوتا اور تم سوتے ہو خواجہ آہ کر کے گر پڑا اور بعد چند ساعت کی ہوش مین آیا

باورچیخانہ اور توشہ خانہ کا بھیجنا ہی کہا نہین تب اوس احمق نی کہا کہ جہان تھوڑی دن رہنا ہی تو کا
سامان ایسا خوب درست رکھا جہان ہمیشہ رہنا ہی وہانکا کچھ سامان نہ کیا آپ سی زیادہ احمق
مجھے کوئی نہین ملایہ لکڑی آپ ہی لیجئے نکتہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک شخص نے
کہا کہ فلان شخص میری ساتھہ بدی کرتا ہی آپنے حکم دیا کہ تم اوسکے ساتھہ نیکی کرو بعد چندی پھر ایسا ہی
عرض کیا ویسا ہی حکم پایا چندروز بعد پھر ویسا ہی عرض کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ وہ بدی کرنا
نہین چھوڑتا افسوس ہی کہ تم نیکی کرنا چھوڑدو نکتہ فریدون سی پوچھا کہ نوکرونکو کسطرح رکھنا چاہیے
کہا اونسے ساتھہ لطف و فہمایش کی باتین کرنا اور اونکی باتونکی بردباری و تحمل کرنا پوچھا کہ مشکل کو
کسطرح آسان کرنا چاہیے کہا ساتھہ تامل اور تدبیر کے نکتہ امام ضحاک نی فرمایا کہ اللہ تعالی جسکو مال و
جمال و بزرگی دیوی وہ اگر مال سی بندگان خدا کی ساتھہ احسان کری اور جمال کو پارسائی کی ساتھہ رکھی
اور بزرگی کو ساتھہ تواضع اور فروتنی کی رکھے اوسکو تقرب خدا حاصل ہوتا ہی نکتہ سکندر ملک اپنی کو
سوار ہوتا تھا ارسطو حکیم سی پوچھا کہ سفر مین دوست و دشمن ظاہر ہونگی اونکی ساتھہ کیا کرون اوسنی کہا
کہ دشمن کی ساتھہ لطف و اخلاق و دلداری و تسلی کیا کرنا کہ دوست ہوجاوی اور دوست کی غرت
اور حرمت کیا کرنا تاکہ دوستی سی نہ پھرے نکتہ حکیم بزرجمہر نی کہا ہی کہ چار چیز آنکھہ کی روشنی زیادہ
کرتی ہین اول سبزہ دیکھنا دوسرے آب روان دیکھنا تیسرے نشہ کی چیزین نہ کھانا نہ پینا چوتھی دوستونکا
دیکھنا اور چار چیز سے روشنی نظر کی کم ہوتی ہی اول کھانا کھانا زیادہ نمکین دوسرے گرم پانی اکثر سر پر ڈالنا
تیسرے آفتاب کیطرف دیکھنا چوتھے دشمنون کا منہ دیکھنا اور چار چیزین بدن کو فربہ کرتی ہین ایک
پہننا پوشاک صاف دوسری سونا بستر نرم پر تیسرے سونگھنا خوشبویونکا چوتھے دور رہنا غم و رنج
سے اور چار چیزین بدن کو لاغر کرتی ہین ایک ہمیشہ کھانا گوشت قدید کا دوسری محنت زیادہ کرنا
بدن کی تیسرے ٹھہرا کرنا زیادہ حمام مین چوتھے سواری رکھنا گھوڑی بدذات پر اور چار چیز
دل کو قوت دیتی ہین ایک عقل کامل دوسری استاد شفیق تیسرے یاران موافق چوتھی اولاد
صالح نکتہ جب تقدیر پہونچتی ہی عقل تبدیل ہوجاتی ہی جب طمع آتی ہی شرم دفع ہوجاتی ہی

اور کہا کہ ای شیخ بتلاؤ کہ یہ روشنی کہان گئی تو مین بھی اپنا لانا بتلاؤن دوسرے راہ مین ایک مخنث
میری نزدیک ہو نکلا مینے اوسکی طرف سی اپنا دامن سمیٹا اوسنی کہا کہ ای شیخ مجھسے دامن کیون
کھینچتے ہو آخر کار میرا و تمہارا معلوم نہین کہ کیا ہوگا تیسری ایک عورت میری روبرو آئی اپنی اقربا کی
شکایت شروع کی مینے کہا کہ پہلے اپنا منہ دھا پیو تب احوال کہو جواب دیا کہ ایشیخ مین اپنی شوہر کی
محبت مین ایسی فریفتہ ہون کہ کسی مرد کا چہرہ دل لگا کی نہین دیکھتی آپ کیسے عاشق خدا ہین کہ عورت
بیگانہ کی منہ کا خیال رکھتی ہین نکتہ ایک شخص مسجد مین آیا اور جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کی سامنی نماز فریضہ جلدی جلدی بلا ادای کامل ارکانکی پڑھی بعد فراغ نماز حضرت نی
اوسکو زجر و توبیخ کرکے نمازکا اعادہ بطور صحیح کرایا جب نماز سے فارغ ہوا آپنے پوچھا کہ یہ نماز تجھی
ہوئی یا وہ اوسنے عرض کیا کہ وہ اچھی ہوئی جو بخوف خدا تھی اور یہتو بخوف آپکی زجر و توبیخ کی ہوئی نکتہ
ایک روز حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نی جناب رسالت مآب سی عرض کیا کہ جب نماز پڑھتی
ہون اکثر میری دلمین وسوسے ہوتے ہین پھر سمجھ جاتی ہون کہ وسوسۂ شیطان ہی اودھر سے دل پھیر کر نماز
مین مشغول رہتی ہون حضرت نی فرمایا کہ وسوسۂ شیطانی کو سمجھ جانا بھی خوبی نماز کی ہی نکتہ کتابین
پڑھو جو بات فائدے کی جانو اوسے یاد رکھو جو سبب آزردہ نہ ہو مظلومون پر زبردستی نہ کرو آدمیونکو اپنے
دسترخوان پر بٹھلاؤ دوسرونکی دسترخوان پر کبھی نہ بیٹھو ماں باپ کی اطاعت بخوشی کرو خدا سے جو طلب کرو عاجزی
شرم و حیا کی نگہبانی مین کوشش رکھو نکتہ ایک شخص کسی شہر مین بڑا احمق مشہور تھا اور
شبانہ روز باتین اچھی اور مسخرا پن کی زبان سی نکالتا اوسکو ایک امیر نے نوکر رکھا چند ساعت بہر روز
اوسکی باتون مین اپنی تفریح کرتا اور ایک لکڑی معقول اوسکو اس حکم سے دیدی تھی کہ پاس رکھو
جو کوئی تمکو تمسے زیادہ احمق معلوم ہو اوسکو یہ لکڑی دیدینا بعد چند مدتی امیر مرض الموت مین
گرفتار ہوا احمق سی کہا کہ تمسے مین رخصت ہوتا ہون پوچھا کب تشریف لائینگے کہا ایسے مقام کو
جاتا ہون جہان سی کوئی نہین پلٹتا پوچھا وہان کوئی مکان اپنی واسطے بنوالیا ہی کہا نہین کہا کچھ
ڈیرہ خیمہ بھیجدیا ہی کہا نہین کہا گھوڑا ٹٹو چرٹ پالکی تامجان کچھ بھیجدیا ہی کہا نہین کہا کچھ سامان

کہ چند عیب عورتون مین ہین وہ مردون مین نہین ہین فرمایا بیان کرو کہ وہ کون عیب ہین کہا کہ
گواہی دو عورت کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے دوسری عورتونکو کبھی پیغمبری نہین ہوئی
تیسری ناقص العقل کہی گئی ہین چوتھے دین اونکا ناقص ہی کہ ہر مہینہ مین تین چار روز تک عبادت
نہین کرسکتی ہین رابعہ بصری نے فرمایا کہ چند عیب مردون مین بھی ہین جو عورتون مین نہین ہین
ایک مخنث ہونا مردونکو مخصوص ہی نہ عورتونکو دوسری کسی عورت نے دعوی خدائی کا نہین کیا
تیسرے پیغمبر عورتونکے پیٹ سے پیدا ہوئی چوتھے مرد تلاش معیشت مین مبتلا پھرتے ہین عورتین
گھر مین بیٹھی صرف کرتی ہین یہ عورتونکی عزت و برتری ہی نکتہ ایک شخص نے سفر چلنے کے وقت
اپنی مادر سے کہا کہ میرے حق مین دعا کرو اوسنے کہا کہ خدا تجکو ایسا اچھا رکھے کہ تو مجھے یاد نہ کرے
نکتہ ایک شخص نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ مجھے تین باتون پر دلجمعی نہین ہی ایک جو چیز موجود ہو
نظر پڑنا چاہیے خدا تعالی موجود ہی نظر نہین پڑتا دوسری ضرر پہونچنا چاہیے مخالف چیز سے شیطان
آگ سے پیدا ہی دوزخ کی آگ سے کیونکر اوسکو ضرر پہونچیگا تیسرے سب کچھ خدا کرتا ہی آدمی پر کیون
عذاب کیا جائیگا بزرگ نے ایک اینٹ زور سے اوسکے سر پر ماری وہ فریاد حاکم شہر کے پاس لیگیا اوسنے
بزرگ کو طلب کیا بزرگ نے کہا کہ اسنے مجھسے تین سوال کیے تھے اوسکا مینے جواب دیا ہی حاکم نے مستغیث سے
پہلا سوال سنا بزرگ نے جواب دیا کہ یہ دعوی کرتا ہی کہ میرے درد موجود ہی پس درد اپنا دکھلا دیوے
ورنہ جیسا درد موجود ہی نظر نہین آتا ویسا ہی خدا موجود ہی دکھلائی نہین دیتا جب دوسرا سوال
بیان کیا بزرگ نے کہا کہ یہ بھی مٹی سے بنایا گیا اور اینٹ بھی مٹی سے بنائی گئی جیسا اسکو اینٹ سے
مضرت ہوئی ویسا ہی شیطان کو بھی آگ سے ہوگی جب تیسرا سوال ظاہر کیا تب بزرگ نے فرمایا کہ کیتا ہے
کہ سب کچھ خدا کرتا ہی پھر بندیکا کون قصور ہی تو میری نالش کرنیکو کیون آیا حاکم نے مستغیث کی
حماقت پر نفرین اور بزرگ کی عقل پر آفرین کی کہ ایک حرکت مین تینون سوال کا جواب شافی دیدیا نکتہ
سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تین باتون نے میری دل پر نہایت اثر کیا اول
ایک لڑکا چراغ روشن لیے جاتا تھا مینے پوچھا کہ اس چراغ مین روشنی کہانسے لایا اوسنے چراغ بجھا دیا

وہ ہی کہ جو کوئی اپنے ساتھ بدی کرے اوسکے ساتھ نیکی کرنا جو کوئی اپنی سی ٹوٹے اوسکے ساتھ ملنا
جو کوئی اپنی تئین ناامید کرے اوسکو حلقۂ احسان مین لانا نکتہ گناہ جس کسی سی ہووے ناقص ہے
مگر عالم سے گناہ ہونا زیادہ تر ناقص ہی اسواسطے کہ علم ہتیار ہی لڑائی کا شیطان سی پس دشمن کے
سامنے ہتیار چھوڑ دینا بڑی شرم کی بات ہی نکتہ دوست جفا کرنی سی دشمن ہوتا ہی اور دشمن احسان
کرنی سی دوست ہوتا ہی پس اگر دشمن کو دوست نہ بنا سکے تو دوست کو بھی دشمن نہ بنانا چاہیے
نکتہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک وقت وضو شکست ہوگیا فوراً خاک پر تیمم کرنے لگے
لوگون نے کہا کہ تالاب نزدیک ہی فرمایا کہ عمر پر اسقدر اعتماد نہین رکھتا ہون کہ تالاب تک پہونچون
نکتہ ایک زاہد نے ستر برس تک عبادت کی ایک وقت اپنی نفس پر عتاب کیا کہ اگر میری طاعت مین
اخلاص ہوتا تو عبادت میری مستجاب ہوتی الہام ہوا کہ عتاب تیرا ایک ساعت کا اپنی نفس کے
ساتھ بہتر عبادت ہزار سال سی ہی نکتہ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سی پوچھا کہ بدترین آدمی
کونسا ہی فرمایا کہ گناہ کرے بامید عفو کی و توبہ نکرے بامید زندگانی کی نکتہ ایک درویش پورے
وزن کا روپیہ گھر سی بازار لیگیا کہ کچھ چیز خرید کرے بازار مین روپیہ تولا گیا کم وزن نکلا درویش زار
زار رونے لگا پوچھا کہ کیون روتا ہی کہا کہ آج گھر کا پورا روپیہ بازار مین کم نکلا کل دنیا کی اعمال نیک
قیامت مین کیونکر پوری نکلین گے نکتہ حضرت موسی علیہ السلام نے ایک چرواہیکو جنگل مین
دیکھا اوس سی فرمایا کہ علم کے مسئلے سیکھو اوسنے کہا کہ پانچ مسئلے مجھی یاد ہین پانچ اور مجھی سکھلا دیجیے
فرمایا کہ پانچ مسئلے جو یاد ہین بیان کرو اوسنے کہا کہ جبتک سچ ہی جھوٹھ نکہون جبتک بندگی ہے
گناہ نکرون جبتک خالق ہی خدمت مخلوق نہ کرون جبتک حلال ہی حرام نکھاؤن جب تک
صفت ہی غیبت نہ کرون فرمایا یہی پانچ مسئلے کافی ہین نکتہ شیخ فریدالدین عطار اپنی دوکان پر
تھے ایک فقیر نے ایک دینار کا سوال کیا فرمایا کہ دینار نہین ہی فقیر نے کہا کہ خدا کی راہ پر ایک دینار
نہین دیجاتی جان کیسے دیجائیگی فرمایا جسطرح تم دوگی فقیر نے کاسہ اپنا سر کے نیچے رکھ لیا جان بحق ہوگیا
شیخ نے بھی اپنی سب دوکان براہ خدا لٹا دی اور جنگل کی راہ لی نکتہ ظریفون نے رابعہ بصری سی کہا

ہوئی تب بھی وہ کسیکے ساتھ دشمنی نکرے اور اگر دوست ہزار ہون دشمن ایک ہو تب بھی دشمن زیادہ جانے دوست کم نکتہ اگر آدمیونکو نصیحت کرنا چاہو اول اپنی تئین نصیحت کرو اگر تمھارا دل نصیحت تمھاری مان لیوی تو دوسرونکو نصیحت کرو ورنہ خدا سی شرم کرو تھوڑا علم عمل کرنی سی بہت ہی اور بہت علم عمل نکرنی سی تھوڑا ہی نکتہ چار باتین چار گروہ کو خراب کرتی ہین امیرونکو بخل عالمونکو بیعملی عورتونکو بیشرمی مردونکو دروغ گوئی نکتہ تعجب ہی اون لوگون پر جو جانتی ہین کہ آخرت بہتر دنیا سی ہی مگر آخرت کے کام نہین کرتی اور دنیا مین مصروف رہتی ہین اور جو جانتے ہین کہ خدا تعالی ضامن رزق کا ہی مگر بھروسا اپنی پیشہ پر کرتی ہین نکتہ ایک پیر زن ایک عالم کی پاس حاضر ہوئی کہا کہ میرا بیٹا شیرینی کھانیکی عادت رکھتا ہی مجھے اوسکے کھلانیکا مقدور نہین ہی آپ اوسکو نصیحت کرین فرمایا کہ تین روز کی بعد نصیحت کرونگا کسی مصاحب نی پوچھا کہ یہ وعدہ کیون کیا گیا فرمایا میری بھی عادت شیرینی کھانیکی ہی جبتک کہ مین نچھوڑونگا میری نصیحت مین اثر نہوگا نکتہ تین بات کی قدر تین گروہ خوب جانتی ہین قدر جوانی کی بوڈھے قدر صحت کی مریض قدر نعمت کی محتاج نکتہ محتاج کو چاہی کہ تنگدستی کا شاکی نہی صبر کیا کری تاکہ جیسا نعمت دنیا سی بی نصیب ہی نعمت آخرت سی بھی محروم نہی نکتہ آدمی دو چیز سی مرکب ہی جسم و نفس سی جسم جبتک زندہ ہی پاک ہی جب وہ رات پلید ہی نفس جبتک زندہ ہی پلید ہی جب مرا پاک ہی پس عاقل وہ ہی کہ زندگی مین اپنی نفس کو پاک رکھی نکتہ جو کوئی زیردستون پر رحم نہین کرتا آخر خود بھی زبردست کی پنجہ مین گرفتار ہو جاتا ہے نکتہ پوچھا لقمان حکیم سی کہ تم ایسے اعلی درجہ کو کیونکر پہونچے کہا تین چیز سی ایک سچ کہنا دوسرے اکثر خاموش رہنا تیسرے بدونکی صحبت سی احتراز کرنا نکتہ زندہ وہ شخص ہی جو اپنی تئین مردہ جانی مردہ وہ ہی جو اپنی تئین زندہ سمجھے نکتہ ایک امیر نی لیلی کو دور سی دیکھا اپنے نزدیکونسے کہا کہ یہ لیلی نہین ہی لیلی نی سن لیا کہا کہ ای امیر مین تو لیلی ہون مگر تو مجنون نہین ہی جو لیلی کو پہچانتا نکتہ پانچ چیز کو اگر پانچ چیز پر اختیار کری نیک مردونکی درجی کو پہونچی درویشی کو تونگری پر بھونکھ کو آسودگی پر فروتنی کو زبردستی پر ذلت کو عزت پر تواضع کو تکبر پر نکتہ مال دنیا اوسکو محبوب ہی جسکے پاس ہو ہی اوسکی تعظیم کرتی ہین جسکی پاس نہین رہتا اوسکی طرف توجہ نہین کرتے نکتہ مردمی

کہا مین ایک لحظہ اس پلنگ پر سوئی میرے آقا نے کوڑے لگوائے جو ہمیشہ اسپر سوتا ہے
نجانیے اوسکا آقا کیسی جزا دیوے ابراہیم ادہم کے دل پر خوف خدا غالب ہوگیا ترک سلطنت کیا
نکتہ ایک بادشاہ نے اپنی لڑکی کو ایک زاہد کے ساتھہ نکاح کرکے رخصت کردیا لڑکی نے
خشک روٹی گھر مین دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا ہی زاہد نے کہا کہ کل روٹی باقی رہی تھی آج کیواسطے رکھہ چھوڑا
لڑکی گھر سے باہر چلی زاہد نے کہا کہ مین تو جانتا تھا کہ بادشاہ کی لڑکی درویش کے گھر مین کیونکر
رہیگی لڑکی نے کہا کہ مین درویشی سے نہین جاتی ہون بلکہ اس سبب سے کہ باپ میرا
کہتا تھا کہ کسی زاہد خدا پرست کو لڑکی دونگا تم کیسے شخص خدا پرست ہو کہ خدا کی رزاقی پر اعتماد
نہین رکھتے نکتہ ایک درویش مکہ معظمہ کیطرف پیر کیے لیٹا تھا ایک شخص نے کہا اسطرف
خدا کا گھر ہے پیر نکرو درویش نے کہا جدھر خدا کا گھر نہوے اوسیطرف میرے پیر کردو نکتہ
فقیری یہ ہی کہ خاموشی مین فکر آخرت کری گویائی مین ذکر الٰہی کرے اور اپنے عیبون پر نظر رکھے
نکتہ درویشی یہ ہی کہ کسی چیز پر طمع نہ کری اگر اوسکو دیوین منع نکری اگر لیوی تو جمع نکری نکتہ
جوانمرد وہ ہی کہ جو رنج دینیکے لائق ہوے اوسیکو رنج دیوے آزاد وہ ہی کہ کسیکے رنج دینے سے
رنجیدہ نہوئے بدبخت وہ ہی کہ علم سیکھے عمل نکری یا عمل کری خلوص دل سے نہ کری اور نصیحت
سنے مگر قبول نہ کری نکتہ اگر آدمی خود بین نہ ہیگا خدا بین ہوگا نکتہ دوست کی صفت یہ ہے
کہ صحبت مین ملال کی بات نکری مفارقت مین فراموش نکری رنج و تکلیف مین مزاج تبدیل
نکری حاضر و غائب یکسان رہی نکتہ دوست یا دشمن اپنا ہونا اپنے دل سے معلوم ہوجاتا ہے
نکتہ مریض جبتک کھانے مین لذت نہین پاتا صحت نہین جانتا عاشق کو جب تک محبوب
نہ ملے آرام نہین لیتا مرد جبتک دشمن سے بیخوف نہین ہوتا دم آرام سے نہین مارتا نکتہ جو شخص لوگونکی
ساتھہ اخلاق و مدارات نہین رکھتا اوسکے بہت دشمن ہوجاتے ہین اور جو شخص اپنے دوستونکی
مدارات نکریگا دوست بھی اوسکا دشمن ہوجایگا اور جو اپنے دوستونسے موافقت نرکھے اوسکو
دوستونکی مخالفت سے اندیشہ رکھنا چاہیے نکتہ عقلمند وہ شخص ہی کہ اگر ایک عالم اوسکا دشمن

کہ جسکو دنیا ترک کرے نکتہ منقول ہی کہ ایک شخص لعل کیواسطے کھان کھودتا تھا اوسمین ایک
تختی نکلی اوسپر پانچ سطر سونے سے لکھی تھین اول جسکے جورو نہین اوسکو آرام بدن کا نہین
دوسرے جسکے بیٹا نہین اوسکی آنکھ مین نور نہین تیسرے جسکی بھائی نہین اوسکو قوت بازو نہین
چوتھے جسکے زر نہین اوسکو آبرو نہین پانچوین جسکے کچھ نہین اوسکو کچھ غم نہین نکتہ سردار سب نیکیونکا
علم ہی جڑ سب آفتونکی زبان ہی اور دو اسب گناہونکی توبہ ہی نکتہ چار چیزکا نتیجہ برا ہی ایک الحاح کا
نتیجہ رسوائی دوسری غصہ کا نتیجہ پشیمانی تیسرے بدگوئی کا نتیجہ دشمنی چوتھے کاہلی کا نتیجہ خواری
نکتہ منقول ہی کہ جس سے تمنے طمع کی اوسکے تم فقیر ہوی جسکے ساتھ تمنے احسان کیا اوسکی تم
امیر ہوے نکتہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ قبل اسکی تجھسے بوی دل کی آتی تھی اب دل سی بوی تجھ کی
آتی ہی نکتہ اللہ تعالی تین طائفہ کو دوست اور تین طائفہ کو زیادہ دوست رکھتا ہی ایک پارسا
کو دوست دوجوان پارسا کو زیادہ دوست دوسرے متواضع کو دوست دتو انگر متواضع کو
زیادہ دوست تیسرے سخی کو دوست دمفلس سخی کو زیادہ دوست اور تین طائفہ کو دشمن
اور تین طائفہ کو زیادہ دشمن رکھتا ہی ایک فاسق کو دشمن بوڑھی فاسق کو زیادہ دشمن دوسرے متکبر
دشمن دفقیر متکبر کو زیادہ دشمن تیسرے بخیل کو دشمن دتو انگر بخیل کو زیادہ دشمن رکھتا ہی نکتہ ایک صاحبدل نے
خدا سی مناجات کی کہ آپکی کیا خواہش ہی ندا آئی کہ مین کسی چیزکی پروا ی حاجت نہین رکھتا مگر عجز وانکسار کو
پسند کرتا ہون اور کہ مین خود نہین رکھتا ہون نکتہ میران بائی زن باخدا تھی ایک درویش کے
مرید دیکھنے کو جانا چاہا درویش کو خبر ہوئی اوسنے کہا کہ مین عورتون کا منہ نہین دیکھتا میران بائی نے سنکر
نعرہ مارا کہ افسوس اس درویشی پر کہ اتنک مرد وعورت کا خیال ہی درویش کو یہ سنکر حالت
کمال کی ہوگئی نکتہ افسوس اوپر ہی کہ اگرچہ عمر کو عزیز جانتے ہین مگر عمر کو عزیز نہین رکھتے
جس چیز سے کچھ حاصل نہین ہی اوسمین صرف کرتے ہین جس چیز سے فائدہ دوام ہی اوسمین
صرف نہین کرتے نکتہ ایک روز ابراہیم ادہم شکار کو گئے تھے پلٹ کر دیکھا تو لونڈی کو اپنی
پلنگ پر سوتے پایا اوسکے کوڑے لگوانا شروع کیے وہ ہنسنے لگی پوچھا کیون ہنستی ہے

دو یاد رکھنیکی ایک خدا یتعالی دوسرے اپنی موت اور دہ بھولا دینی کی ایک جو کسیکے ساتھہ نیکی کرے
دوسرے جو کوئی تمھارے ساتھہ بدی کرے نکتہ منقول ہی کہ کسی لئیم کے پاس حاجت لیجانا
اوس سی زیادہ سخت ہی کہ اپنی موت کے واسطے زہر ہلاہل پینا پڑے یا شیر گرسنہ سے مقابلہ کرنا
پڑے نکتہ افلاطون حکیم نے کہا کوئی زخم بڑا اس سے نہین ہی کہ کسی لئیم سے کوئی خواہش کرے
وہ نہ دیوے اور نہ اس سے زیادہ کوئی رسوائی ہی کہ کوئی بزرگ کسی سفلہ کی پاس جانا چاہی جانی
نہ پاوے نکتہ اگر اپنے دوست کو اپنے دشمن کی ساتھہ دیکھو تو ناخوش نہو کیونکہ دوست تمھارا
کبھی نہ چاہیگا کہ تمکو مضرت پہونچے اور اگر اسقدر اعتماد اوس دوست پر نہین ہی تو اوسکو دشمن جاننا
چاہیے نکتہ ایک حکیم نے کہا کہ چار چیز سے بے چار چیز کے امید نرکھا چاہیی ایک امید ثواب
آخرت کی بے ریاضت وعبادت کے دوسرے امید لطف محبوب کی بدون اپنی لجاجت و
والحاح کے تیسرے امید علم کی بدون تکلیف ومحنت گوارا کرنیکے چوتھے امید وفاداری کی آدمیسے
بدون ادائے اونکے حقوق کے نکتہ منقول ہی کہ درویش بی معرفت مثل دیدۂ بے نور کی ہی
عالم بی تقوی مثل آب شور کے ہی تونگر بے احسان مثل درخت بی میوہ کی ہی سلطان بی شجاعت
مثل سودا گر بے پونجی کے ہی نکتہ ایک نی پوچھا کہ کتا ہندو ہی یا مسلمان اوس نی جواب دیا
کہ اگر مسلمان ہوتا تو اپنے ساتھہ دوسرے کتون کو کھانے دیتا نکتہ ایک شخص نی ایک عالم سی
پوچھا کہ یہ مسئلہ مشہور ہی کہ تیسرے قافہ حرام حلال ہوجاتا ہی وہ کون حرام ہی کہا کہ سوال حرام
ہے حلال ہوجاتا ہی نکتہ ایک شخص گلاب کا پھول ایک درویش کے پاس لے گیا کہا کہ
اب کہان یہ حدیث نبوی صحیح ہی کہ صحبت سے تاثیر ہوتی ہی اسکی لکڑی پتی مین بو نہین ہی اور
پنکھڑی مین خوشبو ہے درویش نی ایک ڈبیا دی کہ لکڑی وپنکھڑی سب علاحدہ کرکے
اسمین رکھدو کل جواب دونگا جب دوسرا روز آیا تو اوسکی لکڑی دی کہ سونگھو خوشبو ہے
یا نہین جب کہا کہ خوشبو ہی درویش نی جواب دیا کہ جب وہ نون ٹوٹ کر یعنی خودی کو چھوڑ کر ملین
تب اثر آتا ہی نکتہ درویشی وگدائی مین یہ فرق ہی درویش وہ ہی کہ دنیا ترک کری گدا وہ ہے

نکتہ ایک عالم نے فرمایا کہ مینے چار ہزار کتاب سے چار باتین منتخب کی ہین ایک خدا کی بندگی و
اطاعت کرو ورنہ اوسکی دی ہوئی روزی نہ کھاؤ دوسری خدا کی مرضی حاصل کرو ورنہ اوسکی دی ہوئی روزی پر
راضی ہو ورنہ دوسرا خدا ڈھونڈھو جو تمکو زیادہ دیوے تیسری جو خدا نے منع کیا ہی اوس سی باز رہو ورنہ
اوسکے ملک سے باہر جاؤ چوتھے اگر گناہ کا ارادہ کرتے ہو تو ایسی جگہ ڈھونڈھو جہان خدا تمکو نہ دیکھے
ورنہ گناہ سے باز رہو نکتہ ایک عالم نے فرمایا کہ جو گناہ غلبۂ خواہش نفسانی سی ہوے اوسکی بخشایش
کی امید ہی جیسا حضرت آدم علیہ السلام سے گیہون کا کھانا ہوا اور جو گناہ تکبر و نخوت سے ہوے
امید اوسکی بخشایش کی نہین ہی جیسا کہ ابلیس کا سجدہ نکرنا آدمؑ کو نکتہ ایک عالم نے فرمایا کہ اپنا
فائدہ چاہنا دوسرے کی نقصان سی معصیت ہی اور اپنا فائدہ دوسرونکے فائدے کے ساتھ کرنا علو
ہمت ہے اور صرف اپنے فائدہ پر نظر رکھنا خصلت ہی نکتہ چھ چیز سے بغیر چھ چیز کی فائدہ نہین ہوتا
ایک قول سے بے عمل کی دوسرے دوستی سی بے تجربہ کی تیسرے علم سی بے صلاحیت کی چوتھی مال سے
بے تجارت کے پانچوین صدقہ سی بے نیت کی چھٹے زندگانی سے بے صحت کی نکتہ ایک درویش
نے فرمایا ہی کہ سفر دو ہین ایک دنیا کا دوسرا آخرت کا اور ہر سفر کو توشہ درکار ہی دنیا کی سفر کا
توشہ اپنے ساتھ لیجانا چاہیے اور آخرت کے سفر کا توشہ پیشتر سے بھیجنا چاہیے نکتہ ایک درویش کو
طعام لذیذ کھاتے دیکھ کر ایک نے کہا کہ ایسا کھانا زاہدون کی لائق نہین ہی درویش نے جواب دیا کہ مین
دنیا مین مہمان ہون مہمانکے روبرو جو کھانا آوے کھانا چاہیے نکتہ منقول ہی کہ کتون مین سات
عادت کا ملونکی ہین اول گرسنہ رہنا عادت صالحان دوسرے رات کو نہ سونا عادت زاہدان
تیسرے اپنے مالک کا ساتھ نہ چھوڑنا باوجود جور و جفا و زدوکوب کے عادت مریدان چوتھے
اگر اوسکی جگہ سے اوٹھا دیا جاوے تو جگہ اپنی چھوڑ دینا علامت رضا پانچوین اگر دور کر دیا جاوے
اور پھر بلایا جاوے تو دور کرنیکا کینہ نہ رکھنا علامت تسلیم کی ہی چھٹے جب وقت کھانا کھانیکے
آتا ہی دور بیٹھتا ہی اور منتظر رہتا ہی علامت مسکینان ساتوین جو کوئی اوسپر التفات کرے اوسکے
پیچھے دوڑنا علامت مجان نکتہ لقمان حکیم نے کہا کہ مین نے چار سو کتاب سے چار بات پائین

زندگی میرے ہاتھہ نہین ہی کہا کہ روزی بھی تمھارے ہاتھہ نہین ہی نکتہ ایک روز ابراہیم
ادہم رحمۃ اللہ علیہ ایک بیابان مین کنوین پر پیاسی پہونچی ڈول ورسی نہ ملی کہ پانی کھینچتے و پیتے
ناگاہ چند ہرن آئے اور کنوین مین دیکھکر آسمان کیطرف دیکھا فی الفور پانی جوش کرکے
لب کنوین تک پہونچا ہرنی خوب آسودہ پیکر چلی گئی ابراہیم ادہم نی بھی ہاتھہ بڑھایا پانی نیچے
جاتا رہا ابراہیم ادہم نے کہا اے خدایتعالی حیوانونکے واسطے پانی اوپر کردیا جب مینی چاہا
تب پھر نیچے کردیا مین پیاسا رہا ندا آئی کہ تیری نظر ڈول ورسی پر تھی وحیوانونکی توقع میرے کرم
وقدرت پر نکتہ ایک فقیر محتاج نی حضرت موسیٰ سے کہا کہ مجھے ہمیشہ روزی قلیل میسر آتی ہی
میری تمام عمر کی روزی خدا سے یکبارگی مجھی دلوادو کہ مین بھی ایک روز خوب کھاؤن اور لوگونکو
کھلاؤن حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہوئی ایک روز فقیر کو روپیہ پیسا بہت ملگیا خوب اچھے اچھے
کھانے پکوائے بہت سے لوگونکو کھلائی دوسری دن جب حضرت موسیٰ آئی اوس فقیر کی یہان
وہی سامان دیکھا تب متحیر ہوی ندا آئی کہ فقیر جب سب مہمانونکو کھلا چکا تو باورچیخانہ مین صرف
ایک ٹکڑا روٹی باقی تھی کہ وہی روزی اوسدن اوسکی قسمت مین تھی اوسنے کھائی غیرون نے
اپنی روزی اوسکے دسترخوان پر کھائی آج اپنی روزی پھر کھاویگا ؎ شکر بجا آر کہ مہمان تو + روزی خود
میخورد برخوان تو نکتہ موسی علیہ السلام نی ایک روز مناجات مین کہا کہ ایخدا جو کچھہ میرے جھوپڑہ
درویشی مین ہی تیری نہین ہی ندا آئی کہ وہ کیا ہی جو تیری ہی میری نہین ہی عرض کیا کہ میری تجھسا
خدا ہی تیرے تجھہ سا نہین نکتہ موسی علیہ السلام نی دعا کی کہ یا الہی زبان خلائق کی میری شکایت سے
بند کر ندا آئی کہ جو کچھہ مین نی اپنے واسطے نہین کیا وہ اپنی واسطے امید رکھتے ہو نکتہ منقول ہی کہ
حضرت موسی علیہ السلام کا حال خدا کی ساتھہ ایسا تھا جیسا لڑکے کی مان جھجھکارتی ہی تب لڑکا
اوسی مانکی پیرون مین لپٹتا ہی ؎ وصالی در رہ آن یار جانسوز + محبت را ازان کودک بیاموز +
کہ مادر بہر جورش خون ستیزد + ہمان در دامن مادر گریزد نکتہ ایک ہندو نی ایک عالم سے پوچھا کہ خدا
تعالی ہندو ہی یا مسلمان جواب دیا کہ اگر ہندو ہوتا تو گای کو نہ مارتا کہ ہندوؤنکی نزدیک یہ بڑا پاپ ہی

پوچھا کہ کس چیز کا ترک کرنا زیادہ مشکل ہی کہا کہ خواہش نفسانی کا نکتہ ایک صاحبدل سی پوچھا
کہ تم کیسے رہتے ہو کہا کہ ہر روز ایک منزل اپنی موت سے نزدیک ہوتا جاتا ہون نکتہ ایک روز
رابعہ بصری رحمہ اللہ علیہا ایک کوچہمین جلدی جلدی چلی جاتی تھین ایک ہاتھہ مین آگ
دوسرے ہاتھہ مین پانی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اے بی بی یہ کیا حال ہی کہا
چاہتی ہون کہ پانی دوزخ مین ڈالون آگ بہشت مین تاکہ ہر عابد خدا کی عبادت خالص کرے
نہ بخوف دوزخ وامید بہشت کے نکتہ ایک فقیر سروپا برہنہ بیٹھا تھا بادشاہ اوسکے پاس
پہونچا کہا کہ ہمسے کچھہ مانگو اوسنے کہا کہ مکھیان مجھے تنگ کرتی ہین بادشاہ نی کہا کہ مکھیان میرے
حکم مین نہین ہین فقیر نے کہا کہ جب تمھاری حکم مین مکھیان تک نہین ہین تو تمسے کیا مانگنا ہی
نکتہ ایک شخص ایک فقیر کے پاس گیا اور کہا کہ چندی آپکی خدمت مین رہنا چاہتا ہون
فقیر نے کہا کہ جب مین نہونگا تب کسکے پاس رہوگے اوسنے کہا کہ اپنے خدا کی پاس رہونگا
فقیر نے کہا کہ تم جانو کہ مین نہین ہون ابھی سی اپنی خدا کی پاس رہو نکتہ ایک طالب نی ایک
فقیر سی پوچھا کہ کس راہ سی خدا تک پہونچون اوسنے کہا کہ کس راہ سے گئے تھے جو پہونچنے پائے
نکتہ ایک نے فقیر سے پوچھا کہ کیون تنہا بیٹھے ہو اوسنے کہا کہ اب البتہ تنہا ہوا کہ جب تم آئی
وخدا کی ذکر سی باز رہا نکتہ رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا کہ تم ابلیس کو دشمن جانتی ہو
یا نہین کہا کہ مین دوست کی مشغولی سی اسقدر فرصت نہین پاتی ہون کہ دشمن یاد آوے
نکتہ ایک فقیر سے پوچھا کہ کیسے رہتے ہو اوسنے کہا کہ جیسا خدا رکھتا ہی کہا کیسا رکھتا ہے
کہا جیسا کہ چاہیے نکتہ ایک ظالم نی ایک درویش کی کپڑے لتے چھین لیے کسی نی پوچھا کہ کیسے ہو
کہا کہ خوش ہون پوچھا کہ لوٹ گئے ہو خوشی کیسی کہا کہ ایمان میری پاس ہی وہ نہین لوٹا نکتہ
ایک بادشاہ قبرستان مین گیا دیکھا کہ ایک فقیر دیوانہ وار پھر رہا ہی پوچھا کہ آبادی مین کیون
نہین آتے کہا کہ جو آبادی مین ہین وہ بھی یہین آتے ہین نکتہ ایک شخص نی اپنی عورت سے
کہا کہ مین سفر کو جاتا ہون تمھاری واسطے کسقدر نفقہ چھوڑون کہا جتنے دنکی میری زندگی ہو کہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکتہ ایک بادشاہ نے ایک لکڑی ایسی سیدھی طلب کی کہ بدون اصلاح آدمی کی جڑ سے نوک تک سیدھی ہوئے جب وہ لکڑی قریب لائی گئی بادشاہ بشاشت سے معہ جماعت خاصان او سکے دیکھنے کو اوٹھا خاصان خسروی مین ایک صاحبدل تھا وہ رونے لگا بادشاہ نے پوچھا کہ اسوقت تمکو رولائی کس وجہ سے آئی او سنے کہا کہ لکڑی کی سدھائی ایسی ہی کہ آپ سا بادشاہ او سکی پیشوائی کو آیا افسوس کہ اگر مجھ مین راستی واقع ہوتی تو مجھے بھی نور پاک خداوند حقیقی کا نزول فرماتا نکتہ نصیر بن منصور نے فرمایا کہ خلق کے ساتھ آشنائی کم رکھو کہ اگر قیامت کے دن تمکو رسوائی پیش آوے تو نہ پہچانین کہ زیادہ شرمساری ہوگی نکتہ درویش کو دو چیز شکستہ چاہیے دل و نفس اور دو چیز مستحکم چاہیے ایمان و اعتقاد نکتہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ وہ حجرہ نشین بہتر ہی کہ اپنے تئین حجرہ بنا دی اپنے دل کو حجرہ نشین کرے نہ وہ کہ چار دیوار حجرہ مین اپنے تئین قید کرے نکتہ منقول ہی کہ پانچ خصلت لڑکو نمین ہین اگر بڑون مین ہون تو ابدال کے درجہ کو پہونچ جاوین ایک غم و تفکر روزی کی نہین رکھتے دوسرے بھونکے ہوتے ہین تو خدا کا گلہ نہین کرتے تیسرے جب آپس مین لڑتے ہین تو کینہ و بغض قائم نہین رکھتے چوتھے جب ڈرتے ہین تب آنکھ سے آنسو بہاتے ہین پانچوین روزی کا ذخیرہ نہین کرتے نکتہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ توحید یہ نہین کہ خدا کو ایک جانو بلکہ یہ ہی کہ تم سوای خدا کے دوسرے کے ساتھ نہ ہو نکتہ ایک درویش سے

فرمود شقاوت آنست که معصیت کند و امید دارد که مقبول خواهم بود فرمود علامت عارف آنست که خاموش باشد و اندوهگین بود فرمود هر که نعمت یافت از سخاوت یافت فرمود درویش آنست که نزد او حاجت آرد محروم باز نگردد فرمود عارف در راه محبت کسی ست که از هر دو جهان دل برداشته باشد فرمود عزیزترین چیزها در جهان آنست که درویشان با درویشان بنشینند و بدترین چیزها آنکه درویشان از درویشان جدا گردند الا آنکه از علتی خالی نباشد فرمود متوکل بحقیقت کسی ست که رنج و محنت از خلق بیند و از کسی شکایت نه و نه با کسی حکایت کند فرمود که عارف ترین حق آن بود که از خلق بیخبر باشد فرمود علامت عارف دوست داشتن مرگ ست و ترک راحت و انس گرفتن بذکر مولی فرمود که حق تعالی چون زنده گرداند جهان خود را بانوار خویش آن رویت ست فرمود اهل محبت کسانی اند که بی واسطهٔ غیر سخن دوست میشنوند فرمود که عارف کسی ست که چون بامداد برخیزد از شب یادش نیاید فرمود فاضلترین اوقات آنست که از وسواس خاطر رسته باشد فرمود علم حق بحر لیست محیط و معرفت بنده جوئی از محیط پس خدا کجا و بنده کجا علم خدا یراست و معرفت بنده را فرمود عارفان آفتابند که بر جملگی عالم می تابند و از نور ایشان همه عالم روشن ست فرمود که مردم از منزلگاه قرب نزدیک شوند مگر بقربان برداری در نماز زیرا که معراج مؤمن همین نماز ست فقط

افلاطون گفته که آدمیان بر چهار نوع اند اول آنکه بگویند و بکنند دوم آنکه بگویند و نکنند سوم آنکه نگویند و بکنند چهارم
آنکه نگویند و نکنند نکته کریم عاشق گدا است گدا عاشق کریم اگر گدا را صبر بودی کریم بر در او آمدی و اگر کریم را
صبر بیش بودی گدا بر در او رسیدی اما صبر گدا کمال گدا است و صبر کریم نقصان کریم ست اقوال
حضرت خواجه معین الحق والدین چشتی سنجری اجمیری قدس الله سره العزیز فرمود دل عاشق آتش زده
محبت ست هر چه در وی فرو آید آنرا بسوزد و ناچیز گرداند زیرا که هیچ آتش بالاتر از آتش محبت نیست فرمود
از آب روان جویهای آوازی برمی آید چون بدریا رسد ساکت شود فرمود شنیدم از زبان مبارک
خواجه عثمان هارونی قدس الله سره که خدا تعالی را دوستانند که اگر زمانی در دنیا از وی محجوب مانند
نابود گردند فرمود شنیدم از زبان مبارک خواجه عثمان هارونی قدس الله سره در هر کس که این سه
خصلت باشد تحقیق بدان که حق تعالی او را دوست میدارد اول سخاوت چون سخاوت دریا
دوم شفقت چون شفقت آفتاب سوم تواضع چون تواضع زمین فرمود صحبت نیکان به از کار
نیک و صحبت بدان بد تر از کار بد فرمود که مرید ثابت در توبه آنزمان باشد که فرشته چپ او هیچ گناهی
بر و ننویسد فرمود از زبان مبارک خواجه عثمان هارونی قدس الله سره شنیدم که مرد مستحق فقر آنگاه شود
که از دو عالم فانی هیچ باقی نماند فرمود نشان محبت آنست که مطیع باشد و بترسد که دوست براند
فرمود عارفان را مرتبه ایست چون بدان مرتبه رسند جملگی عالم را و آنچه در عالم ست میان دو انگشت خود
به بیند مؤلف گوید که در دو انگشت و میان آن صورت لا پیدا میشود پس عارف بآن مرتبه همه را
لا بیند فرمود عارف آنست که هر چه خواهد پیش او آید و با هر که سخنی کند جواب از وی شنود فرمود که کمترین درجه
عارف در محبت آنست که صفات حق در وی نبود کمال درجه عارف در محبت آنست که صفات حق
در وی بود که اگر کسی بر و بدعوی آید آنرا بقوت کرامت ملزم گرداند فرمود شمار گناه چندان ضرر ندارد که
حرمتی و خواری دانستن برادر مسلمان فرمود عبادت اهل معرفت پاس انفاس ست فرمود علامت شناختن
حق تعالی گریختن ست از خلق و خاموش شدن در معرفت فرمود عارف بمعرفت نرسد تا از معارف
یاد نیارد فرمود عارف کسی بود که هر چه در دل او بود از دل بر آرد تا یگانه نگردد چنانکه دوست بیگانه است

در عادتش راه نیابد جوانمرد آنست که در حق مردم احسان کند و بر زبان نیارد جمیل آنست که از
پیرایهٔ علم و حیا و حسن اخلاق آراسته باشد دانا آنست که باقتضای وقت کار کند بینا آنست که
بر معائب خود و بر مهر دیگران ناظر باشد صاحب سخن آنست که هر که گوید فهمیده گوید خوشوقت
آنست که بقوت مقاصد دنیا ملول نگردد آسوده آنست که از بیم و امید فارغ باشد بی غم آنست
که هیچکس را نیازارد زورمند آنست که قوای غضبی و شهوی را مغلوب سازد عزیز دلها آنست
که از خودبینی و خودپرستی وارهد نکته حکیم افلاطون گوید که بر سه کس ترحم باید کرد اول دانائی که محکوم
جاهل باشد دوم کریمی که محتاج لئیمی بود سوم ضعیفی که بنده قوی باشد نکته صاحبدلی گفته
که حکیم نباید شهر دانرا که بلندی از لذات دنیا شاد ان شود یا به مصیبتی از مصیبتهای دنیا اندوهگین
گردد نکته حکیم ارسطو گفته که نشان زندگی شایسته چهارست گفتار نیک فعل نیک نیت نیک
صحبت نیک نکته جائیکه سخن خوب را قدر نباشد در انمقام خموشی به از گفتارست نکته نادان
دشمن خویش ست و دوست دیگران چگونه باشد نکته مصلحت بدرنگ ست و کار بسرعت
نکته بقراط حکیم گفته که هر که از مردمان بشری دارد نفس او قدری ندارد نکته بطلیموس گفته که نیکبخت
آنست که از حال دیگران پند گیرد و بدبخت آنست که از حال او دیگران پند گیرند نکته بهترین تسکین
پادشاهان چند دلهای رعیت ست نکته بزرجمهر گفته که آنچه در دست نیست نمید ایم که از بهر
کیست و آنچه نصیب نیست نمید ایم که در دست کیست نکته زندگی ضائع ترست آنزمان
که نیکی کردن تواند و نکند نکته بقراط حکیم گفته چهار چیز از بلاهای دنیا بود کثرت عیال کمی مال همسایه
بد زن بد نکته بزرگی فرموده که در دنیا چهار چیز سخت اند و از چهار چیز دیگر سخت تر میشوند اول پیری
سخت ست تر تنهائی و بیکسی سخت تر دوم بیماری سخت در سفر و غربت سخت تر سوم قرض
سخت ست در مفلسی سخت ترست چهارم سفر سخت در پیاده روی سخت تر نکته ارسطو گفته
شش چیز بی شش چیز ممکن نیست مال دنیا بی نخوت موافقت هوا بی محنت مجالست زنان
بی لینت جمع زر بی مذلت مصاحبت بدان بی ندامت ملازمت سلطان بی آفت نکته

تواند ساخت بینار کنند یدند حکیم آواز داد که اگر مرا بری آرند بر من آب سرد بسیار ریزند و اگر
نادانسته کنند یده اند بند سازند همچنان زنده برآورده پیش بادشاه برند حکیم گفت دوائی هست
بجز اینکه از خون پسر خود غرغره کنی برای سلامتی بادشاه قبول افتاد طبیب از مهتمان این کار
مخفی منع ساخت که زینهار شاهزاده را نباید کشت خون بزر باید آورد چون شاه را نظر بر خون
افتاد تصور خون پسر گریه در گرفت خار فرو رفت شاه پسر را سلامت دید مشکور حکیم شد از
سبب حبس او پرسید گفت که برای فلان بادشاه اختراعاً حریری می بافتم کنجشکی در سقف کارگاه
خانه میداشت بران خار و خس می انداخت چون بخانهٔ خود رفت خانه اش از گل بند کردم
بادشاه آن حریر پسندیده منع کرد که برای دیگری مساز من خلاف آن کردم بادشاه اینچنین
سزای من کرد دانستم نوعیکه با کنجشک کردم خدا با من کرد نکته بزرگی گفته که در دنیا پنج چیز خوب اند
بگر بپنج چیز دیگر خراب اول بادشاهی خوب ست اگر عدل ندارد همچون ابر بی باران ست
دوم فقیری خوب ست اگر صبر ندارد همچو طعام بی نمک سوم جوانی خوب ست اگر علم ندارد چون
خانهٔ بی چراغ ست چهارم زن حسین و جوان خوب ست اگر شرم ندارد چون گلی ست که بوی
خوش ندارد پنجم تونگری خوب اگر سخاوت ندارد چون شجر بیست بی ثمر نکته حکیمی گفته که در آدم
پنج گوهر اند و هر پنج را دشمنی ست اگر از انها محفوظ داشت فرحت یافت اول گوهر ایمان ست و
کفر دشمن آن دوم گوهر عقل ست و خشم دشمن آن سوم گوهر علم ست و کبر دشمن آن
چهارم گوهر سخاوت ست و بخل دشمن آن پنجم گوهر فقر ست و طمع دشمن آن نکته لقمان حکیم
گفته هر که این ده خصلت سازد در دنیا بعافیت ماند با حق بصدق با خلق بانصاف با نفس
به قهر با درویشان به لطف با بزرگان بخدمت با خوردان به شفقت با دشمنان به تحمل با دوستان
بمروت با جاهلان بخاموشی با عاقلان بتواضع نکته بزرگی فرموده صاحبدل آنست که موت
خود را همدم یاد دارد و متقی آنست که از آلایش بغض و حسد پاک باشد و خوشخوی آنست که بدان را
به نیکوئی یاد کند هنرمند آنست که ترک زیاده طلبی هنر نکند بلند همت آنست که در دولت و نکبت تغیری

نمی آید بجوش نکته حضرت علی ابن ابی طالب فرمودند ؎ اَعَجِبْتُ مَنْ یُوقِنُ الْمَوْتَ
فَکَیْفَ یَضْحَکُوا ؛ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ مَخْرَجِ الْبَوْلِ فَکَیْفَ یَتَکَبَّرُ نکته شبی دو کس به مکان قریب در سرای
اقامت گرفتند و باهم موانست نه کردند تمام شب در بیداری بسر بردند صباح چون رخت سفر
بستند یکی بدیگری مخاطب شده گفت که برای دزدیدن مال من تمام شب بیداری کردی مگر بر من
چگونه سبقت می بردی که درین فن کمال میدارم دیگری باوی گفت که با من ابله فریبی مکن که
تمام شب بذکر خفی بسر کردی و من بذکر جهر ماندم اَلْحَقُّ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَلْمَرْءُ یَقِیْسُ عَلٰی نَفْسِهٖ نکته بزرگی فرموده ؎ شنیده ام که بذباح گوسفندی گفت ؛ در آن زمان
که گلویش به تیغ می برید ؛ سزای هر خس و خاری که خورده ام دیدم ؛ هر آنکه پهلو چربم خورد چه خواهد دید
نکته شخصی زن کامل الجمال خود را بخدا سپرده در تلاش معاش سفر گزید مدتی بسر شد که از وی خبری
و چیزی نرسید چون فاقه کشی آن زن عاصمه از حد گذشت شبی در سرای رفت کسی باوی
رغبت نکرد مایوس برگشت و بر بستر مرگ افتاد صباح شوهرش با متاع کثیر در رسید و حال
زارش پرسید او براستی تمام آشکارا کرد مرد بخندید و گفت که ترا بخدا سپرده بودم چرا عصمت تو
محفوظ نماندی و گاهی بر زن بیگانه نظر خود نه انداخته ام بر زنم نظر دیگری چگونه افتادی نکته
بزرگی فرموده ؎ دیروز پی گلاب گردیدم ؛ پژمرده گلی بر سر آتش دیدم ؛ گفتم که چه کردی که ترا میسوزند
گفتا که درین دمی خندیدم نکته بادشاهی را سمن مفرط رو داد طبیبانش از مداوا درماندند از ملک
دیگر طبیبی طلبید چون او حاضر شد عرض کرد از قواعد طبیه دریافتم که زندگی حضور تا چهل روز
باقیست بعد این مدت علاج کردن می توانم شاه ازین سخن رنجید و شبانه روز بخوف مرگ می ماند
بعد انقضای آن از طبیب گفت که اکنون علاجم کن طبیب تبسم کرد و گفت همین علاج بود که
کردم اینک به بین که باندیشهٔ مرگ لاغر شدی یا فربه هستی بادشاه چون بر خود نظر کرد از طبیب
راضی شد و او را خوشنود ساخت نکته بادشاهی را خاری از ماهی در حلق خلید بهیچ تدبیر نگذاشت
پیر مردی گفت که از سلف شنیده ام که بزیر فلان مینار حکیمی در چاه بند است اگر او زنده بر آید تدبیر کافی

مغالطۂ شیطانی مدہ تا وقتیکہ پیر من نخواہد گفت چشم و انخواہم کرد رہزن لاچار بہمان لباس درویشی
نشستہ بہمان لہجہ بگفت جوان کہ بہ نعمت حق معمور شدہ بود چشم کشاد نظرش بر رہزن افتاد
او ہم بکمال درویشی رسید بہر دو را طمع آن زر نماند گذاشتہ راہ جداگانہ گرفتند ہمین بہت نعمت وہبی ہر کرا
میخواہد میدہد اللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذِہِ النِّعْمَۃَ ۔ نعمت حق کسبی و وہبی بود + لیک عطای
ہر دو از رحمت شود + کسبی از زہد و عبادت میرسد + وہبی از خالص عنایت میرسد نکتہ پسری خاکروب
ہمراہ مادر خود بہ مجلس سرای سلطانی آمد و رفت میدہشت از دختری معزز کہ ہم عمر او بود محبتی پیدا شد
چون بسن بلوغ رسید آمد و رفت او ممنوع گردید از ندیدن دختر دیوانہ وار ماندی این راز قابل افشا نبود
گاہ گاہ مادرش بشفقت مادری تاب نیاورده حالش بگوش دختر رسانید او ہم از محبت اثری داشت
گفت اکنون دیدنم ممکن نیست الا اینکہ تو طن این شہر بگذارد و بعد مدتی بلباس درویشی درین شہر
برسد شاید بحیلۂ زیارت با او برسم پسر کہ مبتلای عشق بود ہمچنان کرد پس از مدتی در حوالی شہر رسیدہ
اقامت گزید فضائل و کمال درویشی او چندان شہرت یافت کہ بیگمات سلطانی ہم در انجا خیمہ زن
شدہ بزیارت درویش مشرف شدند این دختر کہ از محبت کشتی او دل خود کباب میدہشت موقع یافت و
جستہ تنہا بخدمت آن رسیدہ کلمات ہمدمی بزبان آورد او گفت کہ مرد درویشی چنان ذوقی نبخشید
کہ محبت تو فراموش گردید برو و خدایت بعصمت دارد ۔ عشق توانی نگار فرزانہ آنچنان کرد در دلم
خانہ + کہ ترا ہم نماند گنجائی + خوشترم بعد ازین بتنہائی نکتہ افعالی کہ از مردم بدنیا میشوند ہمچو تخم اند
کہ در آخرت شجر و ثمر خواہند داد کما قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ
و بزرگی فرموده ۔ از مکافات عمل غافل مشو + گندم از گندم بروید جو ز جو + نکتہ از ظلم اجتناب
کلی باید داشت کہ خود را در معرض تباہی و خرابی می اندازد ۔ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام عاجزی
اجابت از درحق بہر استقبال می آید نکتہ مردم را باید کہ بہ خوف عذاب و امید ثواب در حضرت
حق سبحانہ و تعالی گریہ و زاری داشتہ باشد چنانکہ بزرگے فرموده ۔ کنی گر قول یزدان را پذیرا
قَلِیْلًا یَّضْحَکُوْا وَ بَکْثِیْرًا یَّبْکُوْا و صاحبدلی فرموده ۔ تا نہ گرید طفلکے حلوہ فروش ندہد دیگ بخشایش

ع جان بجانان دادم و جانانه خود را یافتم + چون در خانه زدم در خانه خود را یافتم نکته مردم
عاقل را باید که از صحبت بد همیشه محترز باشد چرا که بقول صحیح صحبت تاثیر میدارد ع با بدان
کم نشین که صحبت بد + گرچه پاکی ترا پلید کند نکته هر که از دنیا کاره و بعقبی راغب میباشد بالآخر
او را صفای دل و رسیدگی بمنزل حاصل میشود ع دل پاک در بند دنیا نماند + بتدریج گوهر برد
ریسمان را نکته هر که عادت بدی دارد از بدی باز نمی ماند اثر کند یا نه کند فاما از و حذر باید که بدی هو ترست
ع گرچه بر خارا نباشد نیش کژدم کارگر + از بدی نفس خود هرگز ندارد زان گذر + نکته نفس انسان
دوست ست اگر براه دوستی داشته شود ورنه دشمن خونخوارست که رهبر شیطان میشود و در هلاکت
می اندازد ع دوست گر دشمن شده موجب هلاکت میشود + خون آهو رهبریها میکند صیاد را
نکته اگر کسی راست روی را که طریقه دینداری و درویشی ست گذاشته کجروی که شعار اهل دغاست
اختیار کند از وی بخیال گذشته امید راستی بی سود ست مصرعه پیاده چون شود فرزین براه کجروی
پوید + نکته از اصل مطلب تعلق داشتن موجب طمانینت و آسایش ست و نظر بر عوارض و لحوق کردن
باعث تشویش و کاهش ع غرض از ظرف اگر خوردن آبست و طعام + کاسه چوب من و کاسه
فغفور یکیست نکته درویشی کامل بحالت ولوله محبت گفته ع آنکس که ترا سریر سلطانی داد ما را
همه اسباب پریشانی داد + پوشاند لباس هر کرا عیبی دید + بی عیبان را لباس عریانی داد + نکته جوانی
صالح سره زر سرخ در کمر بسته راه وطن گرفت رهزنی پیر سال تعاقب کرد چون بهیچ حیله بروی قابو نیافت
پیشتر رفته بلباس درویشانه در صحرای راه نشست چون جوان بدانجا رسید و نزد درویش رفتن خواست
رهزن بلهجه درویشی گفت که اگر نزد فقیر آمدن میخواهی سره سه صد زر سرخ که در کمر داری جدا کن فقیر را
نزدیکی زر ناگوارست ازین راز نادانسته گفتن ارادت او زیاده تر شد و سره زر جدا انداخته بپای
درویش افتاد فقیر گفت چشم خود بند کن تا وقتیکه نگویم مکشا او همچنان کرد رهزن سره زر برداشته
راه خود گرفت چون یک شب و روز بگذشت خداوند تعالی در دل رهزن رحم کامل داد و واپس آمده
مرد صالح را بهمان حال دیده گفت چشم کشا سره خود بگیر و بخانه برو من همان رهزن ام جوان گفت مرا

برفت صباح آنحضرت را خبر زندگی اش رسید متعجب بودند وحی نازل شد که برایش آنکس دعا کرد و منتظر دعایش و مستعد اجابتش بودم نکته درویشی ظاهر خراب میداشت و رفیقش بباطن خراب بود درویش زنی خوبصورت از خاندان امیر براهی میرفت درویش بر ویش بوسه داد و رفیق نیز همچنان کرد استغاثه پیش قاضی رسید هر دو را بدار القضا طلبید با شنای آه آهنگری قطعهٔ آهن سرخ از آتش برآورده دید درویش دوید و بوسه های چند برو داد و رفیقش از تقلیدش درماند چون این ماجرا پیش قاضی بیان شد مستغیثان بپای درویش افتادند قاضی معذرت خواست درویش رخصت شد رفیق سزا یافت

ع در عشق خدا هر که دلِ سوخته دارد ✦ بر آهن سوزان زدن بوسه تواند ✦ بیند که آهن چو بشود سرخ و شرربار تاثیر گل سرخ دهد پیش لب یار ✦ الا چنین اظهار زهر یار نگردد ✦ تا خالصهٔ مخلص سهر ار نگردد نکته صاحبدلی با تنی چند میرفت سگی در رسید صاحبدل دامن کشید و با یاران گفت شریعت این است که دامان خود از نجاست سگ محفوظ کردم و حقیقت اینست که سگ را به نجاست خود ملوث نکردم چرا که او مرا از صحاب ست و من ماخوذ بحساب نکته آن تلخ وش که صوفی ام الخبائثش خواند اَشْهَى لَنَا وَاَهْلَى مِنْ قُبْلَةِ الْعَذَارَا بعضی در معنی این شعر مصرعهٔ ثانی را تبلخ وش که کنایه از شراب ست منسوب کرده زبان طعنه بر شاعر علیه الرحمة میکشایند حال آنکه شاعر مصرعهٔ ثانی را بقول صوفی که مقصود از آنحضرت صلی الله علیه وسلم ست منسوب فرموده ست نکته اگر محبت مال دنیا چنان زیر دلست که بندیقهٔ آن حصول خیر عقبی میشود بهتر و اگر چنان در دل ست که جمع شود و خرج نشود موجب خرابی و بربادی عقبی توان دانست ع آب دریا زیر کشتی پشتی ست ✦ آب در کشتی هلاک کشتی ست نکته امام فخر رازی علیه الرحمة فرموده ع اگر دشمن بسازد با تو اید دوست ✦ همان بهتر که با دشمن بسازی ✦ وگرنه چند روزی صبر فرما ✦ نه او ماند نه تو ماند نه رازی نکته طالبی صادق و عاشق کامل فرموده ع در مسلخ عشق جز نکو را نکشند ✦ لاغر صفتان نشت خو را نکشند ✦ گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز ✦ مردار بود هر آنکه او از نه کشند نکته درویشی باوفا و صوفی باصفا فرموده ع دور کن از دل خود گر دو عیار هستی ✦ بر در خانه نارفته تو مهمان مطلب ✦ نکته مردی صاحبدل را یاری اصل فرموده

جمله اطبا برند و زیر گفت که کلام سلاطین خالی از سر نمیباشد مگر طبع قاصر من باسرار این وصیت نمیرسد
فرمود تا خلق بداند که اگر اجل از زر بازدارندی اینقدر زر کثیر میدارم و اگر از مداوای اطبا بازنی ماند
چند بن طبیب باطاعت خود دارم و چون مرگ در رسید هیچ از دنیا نمی برم دستم خالی به بینند
نکته شخصی عابدی را بخواب دید پرسید چه گذشت گفت چون رسیدم همه عمل نیک من بامن برابر رفت
که بآن صفات متصف ماندم و از ان دل خوش داشتم الا وقتی در شب تاریک از خشتی
پایم لغزیده بود او را از راه دور کردم تا بدیگران زحمت نرسد آن فعل بخلوص محبت منسوب شد
که بدین راحت رسیدم نکته شخصی بازنی فاجره محبت داشت چون زن بمرد به تدفینش برفت
ناگهان انگشتری بدست خود ندید پنداشت که در گور ماند شب آن گور را بشگافت از
نعش خالی یافت الا دریچه روشن دید که از ان بوی خوش میرسید چون دران خزید باغ خرم و
وقصر شاهانه بود و زن بلباس فاخره انگشتری در دست منتظر آن مرد ایستاده جوان را دید
تبسم کرد و انگشتری باو داد مرد متحیر پرسید که ترا در انجا با آن حالت میدیدم باین مکنت و شوکت
چگونه رسیدی گفت شبی برای آمد تو در خانه و امیکردم چون بانگ صلوة بگوشم رسید از تو
باز ماند صدای آن بخلوص دل شنیدم بجزای آن بدین جا رسیدم تو برو از ان در که آمدی نکته
بر فقرا این طعنه مزن که اگر دعای شان کارگر بودی خود چرا محتاج بودندی یوسف از تعبیر خواب
خویش آگاهی نداشت و کار ساز دیگران در کار خود بیچاره بود نکته نقل ست که روزی آنحضرت صلی الله
علیه وسلم با شخصی فرمودند که صبح فردا اجل تو خواهد رسید و از تو تعمیل امر کما نشاید و منادی کنایند که
صباح خواهم مرد امشب زنی که خواهد با من نکاح کند زنی گفت که برای زندگی کسی یکدم را طمینانی
نیست باین مرد که از حیات یک شب او آن حضرت خبر داد بنکاح میرسید آن زن بنکاحش در آمد طعام
عروسی که پیش رسید نهاده دادند و باهم گفتند که از یک شب زندگی پیش نیست بذکر خدا باید پرداخت به عیش
و نعم نباید ساخت بذکر مشغول بودند درویشی ندا داد او که گرسنه ام آنزن خوان عروسی پیش او نهاد و خود
سیر بخورد و دست دعا بر داشته گفت یارب طعام عروسی نی که خوردم او را تمام عمر در عروسی دار این بگفت و

ظاهر نشد و ما را همه وقت خوف مرگ خود دامنگیر میباشد ازین خاک چه تاثیر رسد بادشاه بر مظنه خود
نادم شده برگشت و عقیدت درویش زیاده تر در دلش جا گرفت نکته محتاجی بر در تونگری رفت او در
در عبادتگاه خود بود محتاج بگوش خود شنید که تونگر بالحاح و زاری میگوید که خدایا فلان حاجتم
روا کن فلان چیزم بده محتاج از انجا برگشت که از کسیکه این میطلبد من چرا ازو نه طلبم این خود محتاج
دیگری ست نکته بادشاهی از وزرای خود پرسید که از مردم کیست که همیشه خراب باشد گفتند گدای
محتاج گفت نی بلکه بخیل چه گدا اگر چیزی یابد فراغ حال شود و بخیل با وجود یافتن دولت همیشه
خراب حال میماند نکته بخیلان در دنیا همچو محتاجان زندگانی میکنند و در عقبی مثل اغنیا بحساب
خواهند افتاد نکته شَیْئَانِ عَجِیْبَانِ هُمَا اَبْرَدُ مِنْ یَخْ ؛ شَیْخًا یَتَصَبّٰی وَصَبِیًّا یَتَشَیَّخْ
یعنی دو شی عجیب و سرد زیاده از یخ هستند پیریکه حرکات طفلانه کند و طفلی که عادت پیرانه دارد
نکته حکمای حاذق با علاج مرضی که استعداد کامل میداشتند و مقابل شان در مداوای آن مرض دیگری
نبود بهمان مرض مردند نکته بِسِلٍّ مَاتَ اَفْلَاطُوْنَ وَبُقْرَاطٍ بِاَفْلَاحٍ ؛ بِسَرْسَامٍ
اَرَسْطَالِیْسَ جَالِیْنُوْسَ مَبْطُوْنًا این برای آن بود که حقیقت استعداد بشری وانماید نکته حضرت امام اعظم را
گذر در راهی افتاد که دران آب و خلاب بود طفلی ازان شتابان میرفت امام فرمود آهسته باش که
پایت نلغزد او گفت در لغزیدنم نقصان دیگری نیست اگر از شما لغزش خواهد شد پسر و ان همه
خواهند لغزید امام را ازان تنبیه کمال شد نکته انسان را نباید که خود را محض اشرف المخلوقات داند
بلکه ارذل المخلوقات هم داند چه حساب اعمال و جزا و سزا آن صرف باوست نه سائر مخلوق را و
بهشت و دوزخ هر دو برای همین نوع ست و دیگر حیوانات که دران هر دو خواهند بود از مخلوقات آنجا
خواهند بود نه ازینجا نکته درویشی موتراشی میکنانید لبش بیاد الهی حرکت داشت حجام گفت که
لب را از حرکت باز دار ورنه جراحت استرا باو خواهد رسید درویش گفت آن جراحت بهتر ست
که بیاد الهی رسد ازان حفاظت که بی یاد او باشد نکته بادشاهی وصیت کرده جنازه ام از لحد
تا بگور بر سره های زر مسکوک رود و دست راست من از کفن بیرون باشد و جنازه ام را

واعظ یاد کرده بیرون رفت و بلباس درویشی در صحرا نشست امیر خبر بودن درویشی در صحرا شنیده نزدش
رفت و بلفظ عقیدت دختر مذکور بنکاحش داد و مال کثیر بجهیز داد و زر فیال کرد که از نقل درویشی بدین
تمتع رسیدیم اصل درویشی چرا نگیرم خدایش دین و دنیا هر دو داد نکته در بغداد شریف مردے
وصل دختری میخواست اتفاقاً در شب برات دو چار شد و راز دل وا نمود دختر گفت امشب
مردمان باخدا آشنا باشند حیف که ما و شما با بیگانه آشنا شویم مرد را ازین سخن عبرتی پیدا شد در خانه
خود رفته تمام شب بعبادت و زاری گذرانید صباح پدر آن دختر را نزدش برد و گفت که شب
آنحضرت صلی الله علیه وسلم را بخواب دیدم فرمودند که دختر خود بعقد نکاح فلان بده اکنون حاضر
آورده ام بجزای خوف خدا آن زوی دنیا برآمد و از آتش دوزخ محفوظ ماندند نکته درویشی صاحب کمال
بحوالی شهر سلطان رخت اقامت انداخت سلطان باستماع صفاتش بملاقات رفت درویش
باخلاق مناسبه پیش آمد باشارت وی خادمی قدری خاک اکسیر پیش فقیر نهاد او مقدارے
قلیل بسلطان داد باقی جمله خود خورد سلطان را از خوردنش تمام شب آنقدر هیجان باه ماند
که تمام عمر چنین حظی نیافته بود از درویش بدگمان شد که من از نیقدر آنچنان ماندم درویش که بسیار خود
لاریب بزنان کثیر زناکرده باشد اما بروز دوم بهمان تصور بخدمت درویش رسید درویش خندید
واز کیفیت شب پرسید او بیان نموده درویش آنروز از دیروز زیاده خورانید و خورده باشنا و تقریر
گفت حیف که امشب پیمانهٔ حیات تو لبریز است بادشاه را خوف موت گرفت ازان بدگمانی
اثری نماند و بار بار می پرسید که اکنون چکنم درویش گفت که تیر قضا را سپری نیست بروشب
بعیش و عشرت بگذار اگر بحکم ربانی آفتاب صبح خواهی دید چندی خواهی زیست بادشاه چون
به محل سرا رسید خاصانش ملول دیده صدها معشوقه ناز میکردند و بملاعبت میکوشیدند مگر او را
بجز آه سرد کشیدن کاری نبود و هر دم بقیهٔ شب می پرسید چون صبح رسید آفتاب را دید تسکین یافت
و بخدمت درویش رفت درویش خنده زده گفت که شب ازین خاک چه تاثیری دیدی سلطان
هرچه گذشته بود گفت درویش فرمود که ترا یک شب یقین بر مرگ خود ماند ازین خاک اثری

نکته عالم ناسوت صور تهای ظاهر یابند عالم ملکوت روح آن صور تهاست و عالم جبروت و عالم
لاهوت مدد عالم ملکوت ملحق و پیوسته اند اما جبروت صفات حق و لاهوت ذات حق ست که
ادراک آن بجز به عنایت او نیست نکته طریق رسیدن بحق اینست که در خصائل حسنه مرشد خود
پیوندد و دل را ساعتی از یاد حق غافل و عاطل ندارد نکته لذات دنیا همین شش قسم اند که اعلی آنها
انقص ست چه جای ادنی اول مطعومات افضل ترین آنها عسل ست و آن لعاب مگس است
دوم مشروبات بهترین آن آب ست و کدامی آب نیست که دران حیوانات نباشند و بول و برز انسان
سوم ملبوسات نفیس ترین آن دیباست و آن تنیدهٔ کرم ست چهارم مرکوبات و اشرف ترین آن
اسپ ست راکبان در معرض هلاکت و محنت پنجم مشمومات ست نیکو ترین آن مشک ست آن
خون آهوست ششم منکوحات اعظم ترین فائده آن جماع است و آن اعمال کردن بول گاهی ست در
بول گاهی نکته بنیاد معاصی شش چیز اند اول حب دنیا دوم دوستی ریاست سوم خواهش طعام لذیذ
چهارم عزیز داشتن خواب پنجم پسندیده داشتن احشتم محبت با زنان نکته شخصی گفته که اگر بمحبت دنیا
دست و پا دراز نخواهد داشت از خداوند حقیقی سر بلندی عقبی خواهد یافت نکته فلک ز آن سیم سفید
که بر زمین خاک تو ده خانه ندشت نکته منقول ست که مردی از بنی اسرائیل از پیش شکیل و متقی بود و بنا ش
معاش در کوچه بگذشت زنی میوه فروش او را بدام تزویر در خانهٔ خود برد بطمع زر و صلش خواست آن
بخوف خدا از دیوار خانه خود را بیرون انداخته بخانه رفته عیال خود را گفت که امروز چیزی از قوت نیافتم
بصبر باید پرداخت این بگفت و بعبادت حق مصروف شد عیالش از گرسنگی میسوختند و صبر شکر
میکردند زنی همسایه بگرفتن آتش تنورش در آمد و گفت این بیعقلی ست که در تنور نان پخته افتاده
و از سوختگی نان اندیشه نمیکنند آن آتش گرفته رفت اینها بجزای آن القمانان برآورده خوردند
نکته مردی در محفل موعظ حاضر بود و از واعظ شنید که اگر کسی بر حرام قدرت یافته بخوف خدا از آن
کناره کند خدا تعالی همان شی او را بوجه حلال می دهد در آن شب بخانهٔ امیری در آمد بر مال کثیر
اختیار روزی خود دید هم در آن ساعت دختر امیر را بخواب غفلت دیده خواست که بری تسلط سازد و

دیگری در دوزخ و فاجره بر ندامت خود در بهشت است نکته مردی با زن خود فرط محبت داشت
و مابین مساکن یکدگر بحری زخار و راهی دشوار بود مرد هر شب طی کرده بزن میرسید در شبی تار بتقاطر
امطار دوچار شد زن در بدنش عفونت یافت سببش پرسید گفت بدریا چوبی میرفت باو
چسپیده عبور کردم شاید به لاشی چسپیده باشد زن بحیرت گفت که اگر اینقدر استیلاء محبت خدا
بودی چه خوش بودی این شنید و آهی برکشید یکی از خاصان حق شد نکته عابدی در نماز بود زنی
از پیش وی گذشت چون بازگشت عابد گفت که از پیش نماز گذشتن نمی بایست زن گفت که من
بمحبت شوهر خود ترا ندیدم تو محبت خدا چگونه داری که مرا در نماز دیدی ؎ هر که دارد از محبت خوش اثر
جز جمال دوستش ناید نظر + عابد را برین سخن حالتی طاری شد که بکمال در رسید نکته احمق کسانی هستند
که روی از خدا تافته سر بسر در دنیا پیچیده اند ؎ ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت + صحبت احمق
بسی خونها بریخت نکته از صحبت بدان احتراز لازم با بدان مصاحبت و دوستی نشاید ؎ یار بد جان
میستاند از جسیم + یار بد آرد سوی نار جحیم + نکته اگر لباس عمده در بر کرده بران تکبر نسازد لباس
بهشتی ست ورنه لباس خود دوزخ ست که به تکبر آن بدن خواهد سوخت نکته صاحبدلی فرموده
صوفی آنست که در باطن هر دم مشغول بخدا باشد و در ظاهر بخلق مشغولی دارد ؎ از درون شو آشنا
و ز برون بیگانه باش + این چنین زیبا روش کم می بود اندر جهان + نکته سالک را باید که بهر دو صفت
متصف باشد جمال و جلال جمال او را جلال باشد و جلال او را جمال نکته درویشی فرموده که بر زهد و
عبادت خویش اصلا امید قبولیت نمی باید ؎ نه هر صدف که فرو خورده قطره باران + درون سینه
او گشت جای دردانه + صدف به باید و باران و بحر چندین سال + هنوز نیست محقق که میشود یا نه
نکته شریعت عبارت ست از فعلی چند و ترکی چند و طریقت عبارت از تهذیب اخلاق است
یعنی تبدیل اوصاف ذمیمه باوصاف حمیده که آنرا سلوک هم گویند چون باین صفات برسد
حقیقت خود دریابد و بمعرفت حق رسد نکته عارفی عالی مرتبت میفرمود که درویشی تصحیح خیال است
که در دل خود بجز خیال خدا دیگر ندارد و ظاهر که حجاب از خدا جز خیال نیست پس آن خیال را از خیال دور سازد

باز مکن سر دل هر بنده خدا خوب میداند تا نپرسند مگو تا نخواهند مجو قول از راستی ساز دل را بازیچه
دیو مساز در خواب بهتر از بیداری باش نان همه کس مجو و نان خود را از کسی دریغ مدار از فرمانروائی
نفس خود حذر کن دشمن اگرچه حقیر باشد خوار مدان کسی را که نشناسی با او همسفر مباش اندک خود را
بهتر از بسیار دیگران مدان غم بیهوده مخور دوستی خدا را در کم آزاری شناس خود را از افعال نیک
غافل مساز سعادت دنیا و آخرت در صحبت نیکان بدان نکته بادشاهی از عابدی پرسید که اوقات
عزیزت چون میگذرد گفت شب در مناجات سحر بدعای حاجات همه روز در بند اخراجات بادشاه
باو کفافی معین کرد که از حاجات و اخراجات بیفکر بوده بمناجات پردازد نکته درویشی در کلبه شکسته
بر کناره دریا اقامت میداشت بایامیکه دریا در غایت طغیانی بود نیم شب برخاست و زوجه خود
را بیدار کرد و گفت که درویشی آنروی دریا به فاقه است نانی باو برسان زن نان پخته رو برو آورد و
بایستاد درویش گفت که ببر باو بخوران زن گفت که درین شب تاریک و طغیانی دریا کشتی هم رفتن
نمیتواند من چگونه عبور سازم درویش گفت که بر کناره دریا بگو که اگر فلان شوهرم با من گاهی مباشرت
نکرده باشد مرا راه ده اگر راه دهد برو زن فرمان بردار همچنان کرده راه یافت آنروی دریا رسیده
نان رو بروی درویش نهاد او بخورد زن ایستاده ماند درویش گفت چرا نمی روی گفت که از انطرف
این سخن گفته راه یافتم ازینطرف چگونه روم گفت از دریا بگو که اگر فلان درویش گاهی طعام
نخورده باشد مرا راه ده همچنان از دریا گفت و راه یافته نزد شوهر رسید و گفت که تعمیل حکم کرده
آمدم مگر شما با من مباشرت میکنید و آن درویش رو برویم طعام خورده است ازین کلمات
دروغ دریا چگونه راه داد درویش حقیقت کیش گفت که من گاهی بهوای نفسانی نکرده الا بحکم
ربانی و او گاهی بخواهش نفس نخورده است مگر برای عبادت دریا بر کلام راست راه داده
نکته زنی عابده و زن فاجره سکونت قریب داشتند عابده همه شب عبادت کردی مگر فجور
دیگری را هم شمار نمودی فاجره تمام شب بفجور گذرانیدی صباح بر کرده خود نادم شدی قضا را هر دو
مردند شخصی بخواب دید فاجره را در بهشت و عابده را بدوزخ پرسید ندا رسید که عابده بعیب شماری

نکته چهار چیز بمراد رسانند اول پیوستن با بزرگان دوم مشورت با نیکان سوم اجتناب از بدان
چهارم یاری خواستن از درویشان ایضاً نکته چهار چیز قوت مردم بشکند یکی دشمن بیشمار دوم عیال
بسیار سوم ماندن در حصار چهارم ظلم بیمقدار ایضاً نکته هر که از چهار چیز دور باشد هیچ مکروهی باو نرسد
یکی خشم دوم عجب سوم کاهلی چهارم حرص ایضاً نکته چهار چیز از عادت ستوده اند یکی با قناعت ساختن
دوم بمشورت کار کردن سوم خشم فرو خوردن چهارم بر عاقبت گریستن ایضاً نکته چهار گروه بهترین مردم اند
یکی عالم عامل دوم حکیم گویا سوم عابد مجرد چهارم واعظ بی طمع نکته صاحبدلی فرموده دنیا جای
آسایش نیست بلکه محل آزمایش ست طالب دنیا رنجور طالب عقبی مزدور طالب مولی مسرور اگرچه
سعادت و شقاوت از ازل ست مگر کار بحسن عمل گل باش خار مباش یار باش اغیار مباش
اگر یار اهل است کار سهل ست نکته شخصی میفرماید روزه داشتن صرفه نان و حج کردن قطع بیابان
دل بدست آوردن کار مردان ست نکته بزرگی فرموده ای درویش بهشت بهانه است مقصود خداوند
خانه ست کار نه روزه کند نه نماز کار شکستگی کمند دنیا در رعایت دلها کوش قبا پوش یا عبا به پوش
الا دین را بدنیا مفروش شریعت گوید پاکدامن باش طریقت گوید بی یاد مباش اگر حقیقت
خواهی از دیگری قطع کن پس از آن معرفت بحریست زخار و دریائیست ناپیدا کنار هر که در آن غرق شد
جانی دیگر یافت نکته درویشی فرموده شریعت را اوستاد باید طریقت را یار باید هر که حقیقت
دریافت غرق دریای معرفت شد آنجا نه تن ماند نه جان همه اوست همه اوست نکته صاحبدلی
بحالتی گفته نفسی که میرود قرب منزل میدهد بیدار باش کاروان بر سر راه است اگر پس مانی پس
مانی شب فراق اگرچه تاریک است اما صبح وصال نزدیک ست نکته صاحبدلی گفته سرمایه حیات
غنیمت شمار از نفس نجات در عبادت انکار وقت مرگ را یاد کن و خود را زنده مدان نفس را
مراد مده که هر روز زیاده خواهد خواست بر اقوال جاهلان اعتماد مکن خود را شناسنده باش در همه کار
یاری از حق طلب کن دشمن زر باش دوست خدا باش از نادان مغرور اجتناب کن نادیده
ناشنیده مگو بر عیوب خود بینا باش عیب دیگران مجو در راه حق تقرب را اعتماد مکن چشم بد خو بعیب کس

ازان خردمند ترست که دنیا را دوست دارد پرسیدم از زندگانی چه قدر ضائع بهست گفت هر قدر
که بلا عمل نیک گذرد پرسیدم بهتر از زندگانی و بدتر از مرگ چیست گفت بهتر از زندگانی نیک نامیست
و بدتر از مرگ بدنامیست پرسیدم از نتائج کارها چه بهترست گفت خوشنودی حق سبحانه تعالی پرسیدم
کدام عملست که محتاج طبیب نسازد گفت کم خوردن پرسیدم از مردمان کدام عاقل ترست گفت
آنکه کم گوید و زیاده داند پرسیدم اصل تواضع چیست گفت روی تازه داشتن با هر کس پرسیدم بخت
کیست گفت هر که خود را بسی نیارامید پرسیدم عبادت از چند اعضاست گفت دل و زبان و دست و پا
و پیشانی پرسیدم بهره هر یکی ازین اعضا چیست گفت بهرهٔ دل فطرت بهرهٔ زبان دعا بهرهٔ دست و پا
قوت بهرهٔ پیشانی تنویر پرسیدم علامت دوست بهتر چیست گفت آنکه خطای تو پوشد و نصیحت
از تو دریغ ندارد پرسیدم دوست بد کیست گفت آنکه بر بدی تو آگاه باشد و از تو عدم آگهی اظهار دارد
پرسیدم حاجت از کدام باید خواست گفت آنکه تواند دادن آنکه بخواهی چیز پیرا که مستحق یابی پرسیدم
کسی که در مجلس من آید برای و بر من چه لازم ست گفت سه چیز چون در آید راه دهی چون بنشیند روی بوی
کنی چون سخن گوید بشنوی پرسیدم چند چیزست که اندوه را دفع کند گفت یکی رفیق موافق دوم دیدن
دوستان خالص پرسیدم با مردمان چه کنم که مرا دوست دارند گفت دروغ مگو وعده را خلاف مکن و
مردمان را میازار پرسیدم نتیجهٔ علم آموختن چیست گفت بزرگی تو نگری پرسیدم از مردمان کدام دانا
ترست گفت آنکه از مخالف دنیا افسرده خاطر نشود پرسیدم که بلند همت کیست گفت آنکه آخرت را
بر نعمت دنیا برگزیند پرسیدم کدام بلندیست که از همه پستیها پست ترست گفت غرور پرسیدم مردم را
کدام چیز بردم لازم ست گفت راستی **نکته** حکیم ارسطاطالیس گفته که چهار بی چهار نتوانکرد اول پادشاهی
نتوان کرد الا بمشورت دوم دفع دشمن نتوانکرد مگر به تواضع سوم بمراد نتوان رسید مگر بصبر چهارم
دلها را صید نتوان کرد الا باخلاق و الطاف **ایضا** نکته گفته چهار را از چهار چاره نباشد اول
پادشاه را از خشم دوم وزیر را از دیانت سوم لشکر را از تربیت چهارم رعیت را از اطاعت **ایضا**
نکته چهار چیز پادشاهی را تباه کند اول بیدادی امیر دوم غفلت وزیر سوم خیانت دبیر چهارم بخشش فقیر **ایضا**

او را عزیز و مکرم دارند هر که زر را عزیز دارد همگنان او را خوار و بیمقدار شمارند نکته روزی سلطان
هارون رشید با وزیران و خاصان میرفت دید که شیخ بهلول از چوبی زمین می پیماید سلطان پرسید
چه میکنی گفت زمین می پیمایم پرسید برای چه گفت تا دریابم که نصیب من و تو چه قدر زمین بهشت پرسید
چه دریافتی گفت نصیب من گدا سه گز آمده و همین قدر نصیب تو ای نفس برگزیده بتحقیق
ننگری ❊ درویشی اختیار کنی بر تونگری ❊ ای بادشاه وقت چو وقت فرا رسد ❊ تو نیز با گدای محلت برابری
گر پنج نوبتت بدر قصر میزنند ❊ نوبت بدیگران بگذاری و بگذری ❊ فرمان بر خدا و نگهبان خلق باش
این هر دو قرن گر بگرفتی سکندری ❊ هارون از این سخن سرنگون افتاد چون بهوش آمد گفت ای برگزیده خدا
مرا نصیحتی فرما شیخ بخندید و گفت ای نادان این نصیحت که با تو گفتم همین لحظه فراموش کردی با تو چه
توان گفت ❊ با سیه دل چه سود گفتن وعظ ❊ نرود میخ آهنی در سنگ ❊ نکته مردی صاحب جمال
زنی قبیح صورت بزوجیت میداشت روزی با زن گفت که من و تو هر دو جنتی هستیم او به حیرت
پرسید چگونه مرد گفت که تو مرا دیده شکر خدا کرده باشی که باین بد صورتی شوهر خوبصورت داده و من ترا از خود
بدصورت دیده صبر میبایزم بقول صحیح شاکر و صابر هر دو جنتی هستند ❊ بر نعمتهای حق شاکر شدن ❊
بر مکاره دنیوی صابر شدن ❊ مید هد در جنت المأوی مقام ❊ از عنایتهای رب ذوالکرام نکته
بزرجمهر گفته که از استاد خود سوالات میکردم جواب می شنیدم پرسیدم از خدا چه خواهم که همه خواسته باشم
گفت سه چیز تونگری و تندرستی و ایمنی پرسیدم ایمن بکه باشم گفت بدوستی که حاسد نباشد پرسیدم
حقیرترین چیست گفت از خود سخن گفتن پرسیدم از جوانان کدام مرد بهتر است گفت شرم و
دلیری پرسیدم از پیران چه بهتر است گفت دانش و تامل پرسیدم سخی کیست گفت آنکه بخشد و باد
شاد شود پرسیدم از جان چه عزیزتر باید داشت گفت دین و ایمان پرسیدم کدام چیز پاست که همه مردم
خواسته باشند و همگی نیافته باشند گفت تندرستی و رستی و دوست خالص پرسیدم نیکی کردن
بهتر است یا از بدی دور بودن گفت از بدی دور بودن بهتر از همه نیکی ها پرسیدم کیست که هیچ عیب ندارد
گفت آنکه هرگز نمیرد پرسیدم از دو کس کدام خردمندتر است گفت هر که عاقبت را دوست دارد

احسن الی من اساء نکته وقتی اعرابی دست در زنجیر کعبه زده می نالید و میگفت خداوندا تو همچو من
بسی یابی که او شان را عذاب کنی الا من بجز تو کسی ندارم که بر من رحمت کند نکته هیچ شکسته قیمت
ندارد الا دل هر چند شکسته تر قیمت بیشتر ؎ هر چند بس شکسته درستی گرفته دل ٭ آخر شکسته کار
دل آمد بکار ما ٭ نکته چون رابعه بصری در حجره گور فرو رفت منکر نکیر آمدند و پرسیدند بنده کیستی گفت
بروید و بگوئید ؎ عالمی بیگانه و یک آشنا داریم ما ٭ ایکه میگوئی کرا داری ترا داریم ما ٭ نکته شخصی را گذر
بر دوزخ افتاد از دربانش پرسید که اینقدر آتش از کجاست گفت هر که می آید آتش همراه خود می آرد
نکته سکندر ذو القرنین از حکیم ارسطاطالیس اوستاد خود پرسید که از خدا چه باید خواست گفت
عزت و حرمت دارین نکته عابدی گفته که سالی بحج کعبه رفتم در حالت طواف زنی جمیله دیدم
که برقع از سر کشیده طواف میکرد گفتم ای زن شرم کو گفت زنان را شرم از مردان می باید مرد کو
از نهایت تعصب گفتم که من مرد نیستم جواب داد که اگر تو مرد میبودی در خانه خدا نظر بر زلف و روی من
نمی انداختی نکته ساعتی مشغولی با خدا سعادت جاودان و لذت یاد الهی به از هزار پادشاهی و طلب مولی
از همه اولی اندیشه آخرت معرفت دنیای فانی ست نکته بدی کردن با نیکان خون خواریست و بدی
کردن با بدان سبکساریست و با بدان نیکی کردن دینداریست نکته رضای حق در کار برین دنیا چه
اعتبار کار دنیا سهل ست و غافل بودن از خدا جهل نکته بزرجمهر گفته که جماعه چند با من کینه و
عداوت ورزیدند اما هیچ دشمنی و خصمی بدتر از نفس خود ندیدم چرا که نفس بواسطه طلب بعضی امور
قبیحه و اشیای ذمیمه مرا از پای در می آرد ؎ هر کرا دیو نفس شد چالاک ٭ تنگ افتاد در مضیق هلاک ٭
نکته بزرگی گفته که با جوانان دلیر در معرکه کارزار مجادله کردم و با حیوانات درنده و گزنده مقابله نمودم
و با پیران کینه خو عربده جو در آویختم کسی بر من غالب نیامد چنانکه مصاحب من چرا که او بر اوضاع و
اسرار من مطلع بود ؎ نیست در عالم بدی چون یار بد ٭ یار بد بدتر بود از مار بد ٭ مار بد قصد دل و جانت
کند ٭ یار بد غارت ز ایمانت کند نکته سلطانی از حکیمی پرسید که پیرایه سلطنت در چیست گفت بعزت
زیستن پرسید عزت را چگونه نگاه باید داشت گفت به خوار داشتن زر چون زر در نظرش خوار بود همه کس

برآورده اند اول عبادت ست بی رنج دوم زینت است بی پیرایه سوم هیبت ست بی سلطانی
چهارم حصارست بی دیوار پنجم بی نیازیست از عذرخواستن ششم راحت کرام کاتبین هفتم پرده عیب
نکته سلطانی از درویشی تمنا کرد که چیزی از من بگیر او نگرفت روزی سلطان گفته فرستاد که چیزی
بنده آزاد کردم و ثواب آن نبود ادم درویش گفت که بنده را آزاد کردن مرغوب من نیست
بلکه آزاد را به بندگی قبول کردن نیکو می نماید نکته دوستان سه قسم اند یکی دوست خود دوم دوست
دوست خود سوم دشمن دشمن خود همچنین دشمنان نیز سه قسم اند یکی دشمن خود دوم دشمن دوست
خود سوم دوست دشمن خود نکته افضل کائنات آدمی وارزل موجودات سگ الاسگ حق شناس
به از آدمی حق ناشناس نکته مردم چهار قسم اند یکی سخی که خود خورد و بدیگران هم دهد دوم کریم
که خود نخورد و بدیگران دهد سوم بخیل که خود خورد و بدیگران ندهد چهارم لئیم که نه خود خورد و نه بدیگر
دهد نکته مردم را باید که طعام چنان خورد که از و قوت عبادت و نور ایمان پیدا شود یعنی بوجه
حلال بقدر اعتدال نه آنچنان که از و رغبت عصیان و ظلمت کفر پدید آید و جامه چنان پوشد که از و زینت
و آسایش باشد نه آنکه تکبر و رعونت آرد نکته عالم گفتار در عالم بسیار اما عالم عالم کردار بودن دشوار
نکته یکی از مشائخ طریقت مدتی در حیرت مانده چون بخود باز آمد دوستی پرسید که بچه رفتی و بچه باز آمدی
و چه دیدی و چه یافتی گفت بسکر رفتم و آفت سکر دیدم و نومیدی یافتم و بعجز باز آمدم نکته از دانشمندی
پرسیدند که آدمی را در دنیا چه بهتر ست گفت دولت بی مشقت خود گفت اگر نباشد جواب داد مرگ مفاجات
نکته جوانی بود توبه کرد و بدر پدر و مادر از وی بیزار چون بمرد پدرش بر و نماز نخواند شب بخواب دید که بعد
تمام در بهشت ست پرسید که این مرتبت از چه یافتی گفت از بیرحمی تو خدا بر من رحم کرد که بنده من
رحم کردم نکته جوانی بیامد و در پای عبدالله احرار افتاد زار میگریست و می گفت گناهی کرده ام
پرسیدند چه کردی گفت زنا فرمود تر سیدم که غیبت کرده باشی کما قال النبی صلعم
اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا نکته مردمی آنست که هرگه با تو بدی کند تو با وی نیکی کنی و هرگه از تو قطع کند
تو با او پیوندی و هرکه ترا نا امید سازد تو بر او احسان سازی ۵ بدی ایدی اهل باشد جزا اگر مردی

تحریر تصریح نتائج هر یکی ازان نخواهد شد چه ناظرین مدعا بین بمصداق اینکه مصرعه بقدر آشنائی
روشنائی خود بمطلب خود توانند رسید و اگرچه طریقهٔ تالیف به ترتیب ابواب و فصول به
تفصیل مطالب و مقاصد مروّج و مرسوم ست فاما بنظر اینکه از هر نکتهٔ آینده مضمونی دیگر رو نماید
و مصداق کل جدید لذیذ باشد بلا رعایت ترتیب اتفاق این تحریر موسوم به نکات احسانی
می افتد الا این که فی الحال زبان اردو زیاده تر مرغوب خواطر ست چند اوراق به آنهم تحریر خواهد شد
نکته از رابعه بصری پرسیدند که خدا را چون شناختی گفت چون و چرا شما دانید من بیچون شناختم
نکته از حکیمی پرسیدند که در حق دنیا چه میگوئی گفت چه گویم دنیا را که بحرص بدست آرند و ببخل
نگاه دارند درونش همه حسرت بیرونش همه عسرت پس محل عبرت ست نه جای عشرت نکته
روزی شیخ حسین طبیبی را دید که دردمندان را دارو میدهد شیخ گفت که درد گناه دارم علاجم
کن طبیب گفت که داروی تلخ ست نتوانی خورد گفت بده تا بخورم طبیب گفت بیار بیخ فقر
و برگ صبر و تخم تواضع و شحم رضا و غنچهٔ مسکینیت هر پنج را در هاون معرفت بدستهٔ توفیق کوفته
در دیگ تفکر انداخته آب توبه بریزد و در زیرش آتش ذکر بیفروز چون بجوش محبت آید تف تکبر
دفع کرده به پنجهٔ توکل مالیده به صافی اخلاص بیخته عرق شوق بران ریخته از شکر شکر شیرین کرده
بنوش شافی مطلق شفا خواهد داد شیخ ازین نسخهٔ طبیب نفعی یافته مسرور شد نکته محققان
گفته اند هر چیز را زکوتی ست زکوة مال زر دادن بمحتاجان زکوة عز و جاه تواضع و احسان
با خلائق زکوة قوت و جوانی نوازش بر ضعیفان زکوة فرزندان نواختن یتیمان زکوة مطبخ
دعوت مهمانان زکوة اختیار دستگیری درماندگان زکوة علم تعلیم دیگران زکوة صحت حذر از
گناهان زکوة گوش نشنیدن غیبت زکوة چشم زنان بیگانه را ندیدن و بر کسی نگاه بد نکردن زکوة
زبان دروغ و عیب نگفتن زکوة ایمان خدمت کردن بزرگان زکوة عبادت بر امر و نهی
حق تعالی ثابت قدم ماندن زکوة زهد دور ماندن از در سلطان و امیران زکوة فقر استعانت
سوای از خدا نخواستن زکوة زندگانی راضی ماندن برضای ربانی نکته حکیمان در خاموشی هفت سخن

واصفیا وائمہ وابدال واوتاد وزہاد وعباد وعلماو اتقیارا ممتاز ساختہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
پوشیدہ مباد کہ اگرچہ آفریدگار تعالی شانہ فنای کل موجوات را بروزی موعود ساختہ
الاازمرئیات ست کہ چندین سلاطین فخر زمن وپہلوانان روئین تن وحکمای کامل فن
بایام چند در پنجۂ موت ماخوذ شدہ طعمۂ دود کثیف ومور ضعیف شدند ومیشوند ؎
بعزت نظر کن سوی رفتگان ۞ کہ فرداشوی عبرت دیگران ۞ کجارفت بہرام وگورش کجاست ۞ بصحرا
نظر کن کہ گورش کجاست ۞ بکسری نظر کن بگردون سرش ۞ نگہہ کن کہ چون خاک شد پیکرش ۞ زآغوش
ہمخوابۂ شوخ وشنگ ۞ کشیدست گورش در آغوش تنگ ۞ نداری خبر ازنجم وجام او ۞ کہ شد تلخ آخر ازان
کام او ۞ سکندر کہ صد سال عالم گرفت ۞ چسان مرگش آخر بیکدم گرفت ۞ کجارفت پرویز وآئین او ۞
کجارفت آن عیش شیرین او ۞ چہ شد شوکت وشان افراسیاب ۞ نشان زو ندارد جہان خراب ۞
چہ شد زال غران یل شیرگیر ۞ چہ سان کرد زال سپہرش اسیر ۞ تہمتن کہ کردی ازو شیر رم ۞ پلنگ
اجل چون دریدش شکم ۞ گرآمد برون بیزن از چاہ ومنذ ۞ اجل باز در چاہ گورش فگند ۞ کجا ہست
بقراط نامی حکیم ۞ کجا ہست ارسطو بعقل سلیم ۞ حکیمی کہ جالینسش نام بود ۞ بیکدم وجودش
زگیتی ربود ۞ نماندہ چو لقمان صاحب خرد ۞ حکیمی دگر کے سلامت برد ۞ نماند مکین ہم نماند مکان ۞
بود الیقین فانی این جہان ۞ از قدرتہای اوست کہ اجسام قویہ واجساد محکمہ را بخاک می آمیزد و
اقوال انسانی راکہ جوہر جسمانی ندارد چندین پایداری میدہد ؎ يَلُوحُ الْخَطُّ فِي الْقِرْطَاسِ دَهْرًا ۞ وَكَاتِبُهُ رَمِيمٌ فِي التُّرَابِ ۞ بل ابتدای ظہور ہم بہ کلام شدہ ؎ سخن تا نشنوی شد
نہ ظاہر جہان ۞ کہ کس ہم سخن بود ای نکتہ دان ۞ باید دانست کہ کلام الملوک ملوک الکلام در
کلام صاحبدلان خردمند وعاقلان عاقبت پسند چنین تاثیر عطا فرموده کہ ازان خرابۂ بیابان
ذلالت باوج عزت وجلالت میرسند ودلہای ظلمت آئین بنور ایمان ویقین منور میشوند
لہذا کلمۂ چند کہ از فوائد دینی یا دنیاوی معرا نیستند بدین امید بصفحۂ تحریر می آیند کہ حق جل و
علا ناظرین شائق را بہ مطلب حقیقی رساند وبجزای آن خط عفو بر معاصیم کشد الا لغرض اختصار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد بیحد خالق ذو الجلال و قادر لایزال کہ جملہ کائنات را بلا کدام مطلب و مفاد خود از عدم بوجود آورده چنانکہ در قرآن مجید ست فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ و اکمل الکاملین و افضل المحققین مولانا و مرشدنا شاہ نیاز احمد بریلوی قدس سرہ العزیز فرموده ؎ ای غنی ذاتِ تو از اقرار و از انکار ما ✤ بے نیاز از ما و از پیدائی و اظہار ما ✤ نے بہارت ہستی را نے خزانت نیستی ✤ ای بہارت نے تعلق از گل و از خار ما ✤ و از تمامی موجودات بنی نوع انسانرا اشرف المخلوقات ساخته بالتمام وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ مشرف و معزز فرموده و از انہا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام را مبعوث کرده بہ عون ہدایت شان افراد بشر را بہ تہذیب امور دینی مہذب ساختہ و جماعۂ حکما آفریده کہ بتعلیم شان طریقۂ دنیوی آراستہ و نعت بیغایت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ذات مجمع جمیع صفات آنجناب را در ابتدای حقیقی از نور خاص خود مخلوق فرموده بخطاب لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اظہار خصوصیت و محبت ساختہ بہ عروج معراج تقرب قاب قوسین اَوْ اَدْنٰی بخشید صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ وسلم و امت آن صدر نشین ایوان نبوت را بہ لقب امت مرحومہ نواخته ازان جماعہ اولیا

واصفیا

Nokal Asani

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

نکات احسانی

در مطبع نامی فلسطی تول کشور به طبع مزین مطبوع جهان شد

Nikāt-ĕ-Iḥsānī.



49 C 152

~~49 C 2~~

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.



